بڑودا کی چٹان
PDFBOOKSFREE.PK
ابن صفی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عنبر ناگ ماریا اور کیپٹن خلا میں

بدروحوں کی چٹان

اے حمید

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قیمت ۷/۵۰ روپے

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ!

بار اول : ۱۹۸۷ء
ناشر : عدنان سلیم
عنبر پبلی کیشنز، ۱۴/بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور-۸
مطبع : تاجدین پرنٹرز، لاہور

پیارے دوستو!

چبوترے کے تخت پر ہندوستان، حبشہ اور دوسرے ملکوں سے اغوا کی ہوئی حسین عورتیں خوب صورت لباس پہنے کھڑی ہیں. خریدنے والے دولت مند انسان ان کی بولیاں لگا رہے ہیں. اور بڑی سے بڑی بولی دے کر خرید کر لے جا رہے ہیں. اور اسی طرح ان مظلوم عورتوں کے مالک ان کو فروخت کرنے کے لیے زور شور سے اُن کی خوبیاں بیان کر رہے ہیں.

اتنے میں ایک بے رحم کپتان نے بھی .... کو نئے کپڑے پہنائے اور اُسے لونڈیوں کے چبوترے پر لے جا کر کھڑا کرتے ہوئے کہا. "وہ ملک کوہ قاف کی یہ عورت سب سے زیادہ حسین ہے. کون ہے جو اس کو خریدتا ہے. میں اس کی قیمت ایک ہزار سونے کے سکے لگاتا ہوں" ایک بھینگی آنکھ والے سوداگر نے دس ہزار سونے کے سکوں کے عوض اس عورت کو خرید لیا. یہ پڑھ کر دیکھیں کہ یہ کیٹی - ماریا - جولی سانگ میں سے کون تھی؟ جو سونے کے سکوں کے عوض بیچ دی گئی.

آپ کا انکل
اے حمید
۴۵۴/این راہ چمن سمن آباد لاہور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ترتیب

○ ماریا کا انتقام
○ پراسرار چینی فقیر
○ بہن کی روح
○ چھتری والی قبر
○ بدروحوں کی چٹان

ماریا کا انتقام

ماریا سمندر کے اوپر اُڑتی جا رہی تھی۔

اچانک اُسے دُور سمندر میں اُبھرا ہوا ایک سیاہ دھبہ دکھائی دیا۔ وہ اس کی طرف بڑھی کہ شاید یہ سمندر کا وہی کنارہ ہو جہاں وہ ناگ کیٹی اور تھیوسانگ کو چھوڑ آئی تھی۔ لیکن جب وہ قریب آئی تو معلوم ہوا کہ یہ ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ جس میں گھنا جنگل ہے۔ ماریا جزیرے پر اُتر آئی۔ اس نے جزیرے میں گھوم پھر کر دیکھا۔ یہ جزیرہ غیر آباد تھا۔ کنارے پر سمندر کے نزدیک لکڑیوں کے ٹکڑے اور کچھ پرانے پھٹے ہوئے کپڑے بکھرے پڑے تھے۔ یہ چیزیں ریت میں آدھی پھنسی ہوئی تھیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس جزیرے پر کچھ عرصہ گزرا کچھ لوگ آئے تھے اور پھر چلے گئے۔ ماریا کو یہاں اپنے دوستوں میں سے کسی کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔

ماریا نے سوچا کہ وہ تھوڑی دیر اس بے آباد جزیرے میں گھوم کر اس کا جائزہ لے گی اور پھر سورج کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حساب سے فضا میں پرواز کر کے ایک بار پھر ناگ کیٹی اور تھیوسانگ کے پاس پہنچنے کی کوشش کرے گی۔ وہ غیبی حالت میں تھی۔ وہ پیدل چلتی جنگل کے درمیان آگئی۔

ماریا کو گھنے جنگل میں درختوں کے درمیان ایک پرانا غار نظر آیا۔ اس نے سوچا کہ غار کے اندر چل کر دیکھنا چاہیئے کہ اندر کیا ہے۔ وہ غار کی طرف بڑھی۔ غار کے باہر کسی مکڑی نے جالا تان رکھا تھا۔ ماریا جالے میں سے گزرنے کے خیال سے آگے بڑھی۔ جونہی وہ جالے سے ٹکرائی اس کے جسم کو بجلی کے کرنٹ ایسا جھٹکا لگا۔ اور وہ مکڑی کے جالے میں الجھ کر نیم بے ہوش ہو گئی۔ اس کی زندگی کا پہلا موقع تھا کہ وہ کسی مکڑی کے جالے میں پھنس گئی تھی۔ ورنہ وہ تو پتھر کی دیواروں میں سے گزر جاتی تھی۔ ماریا نے پورا زور لگایا کہ وہ جالے میں سے نکل جائے۔ مگر ایک تو اس پر بے ہوشی طاری ہونے لگی تھی۔ دوسرے وہ جتنا زور لگاتی اتنا ہی جالے میں پھنستی گئی۔

اس نے دیکھا کہ غار کے اندر سے ایک بہت بڑی کالی سیاہ مکڑی اپنی لمبی لمبی ٹانگیں چلاتی دوڑتی ہوئی وہاں آئی اور اس نے ماریا کو اپنے منہ سے نکلتی تاریں لپیٹنا شروع کر دیں۔ مکڑی کے منہ سے تار نکل رہا تھا۔

اور مکڑی اپنی دونوں ٹانگوں سے اس تار کو ماریا کے جسم کے ارد گرد لپیٹتی جا رہی تھی۔ حیرانی کی بات یہ تھی کہ ماریا کے جسم کے گرد مکڑی کے تار لپیٹتے ہی اس کا جسم ظاہر ہو گیا اور حلیہ نظر آنے لگا۔ پھر ماریا بے ہوش ہو گئی۔

مکڑی نے ماریا کو اپنا شکار سمجھ کر جالے میں اچھی طرح سے لپیٹ کر وہیں لٹکے رہنے دیا اور اب اپنی لمبی تھوتھنی کی سوئی ماریا کے جسم میں داخل کرنے کی کوشش کی تاکہ وہ اس کا خون پیئے۔ لیکن مکڑی کی لمبی سوئی ماریا کے جسم میں داخل نہیں ہوتی تھی۔ مکڑی نے بہت کوشش کی مگر ماریا کا جسم جیسے پتھر کا بن گیا تھا۔ مکڑی کے منہ کی سوئی زخمی ہو گئی۔ اب مکڑی نے اسے کھانے کی کوشش کی مگر ماریا کے جسم پر اس کے منہ کے باریک دانتوں کا بھی کوئی اثر نہ ہوا۔ مکڑی گھبرا کر غار کے اندر جانے کی بجائے جنگل میں بھاگ گئی۔ ماریا غار کے منہ میں جالے میں لپٹی لٹک رہی تھی اور دوسری طرف گہرے کھلے سمندر میں عنبر اور جولی سانگ کے نقش کو لیے لنگڑے کپتان اور پر اسرار چینی کا جہاز سفر کر رہا تھا۔ تیسری جانب ناگ کیٹی اور تھیوسانگ سمندر کے کنارے بیٹھے ماریا کا انتظار کر رہے تھے۔ انہیں ماریا کی خوشبو بھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں آرہی تھی۔ جب انہیں بیٹھے بیٹھے کافی دیر ہو گئی تو تھیوسانگ نے فکر مند لہجے میں کہا۔

"ہم عنبر اور جولی سانگ کو ڈھونڈھ رہے تھے اور یہاں ماریا بھی گئی۔"

کیٹی اور ناگ بھی غمگین اور پریشان تھے۔ ماریا کو کو اب تک واپس آجانا چاہیئے تھا۔ رات گزر گئی تھی۔ دن بھی کافی گزر گیا تھا۔ مگر ماریا کا دُور دُور تک نشان نہیں مل رہا تھا۔ ناگ بولا۔

"میں اُڑ کر جاتا ہوں اور ماریا کا پتہ لگاتا ہوں۔"

تھیوسانگ نے ناگ کو روک لیا اور بولا۔

"ہم اب کسی کو اکیلے نہیں جانے دیں گے۔ ہم سب تمہارے ساتھ چلتے ہیں۔"

اب وہ سر جوڑ کر بیٹھ گئے کہ آگے کیا کرنا چاہیئے۔ کیٹی نے کہا۔

"اگر جولی سانگ کو اِس جگہ سے جہاز پر سوار کرایا گیا ہے تو یہاں سے آگے سب سے بڑا ملک چین ہی کا ہے۔ جولی سانگ یقیناً چین ہی گئی ہو گی۔ اور ماریا بھی اس طرف گئی ہے ظاہر ہے کہ وہ بھی چین ہی کے علاقے کی طرف بھٹک گئی ہو گی۔ بس ہمیں بھی کسی جہاز میں بیٹھ کر چین ہی کی طرف کُوچ کرنا چاہیئے۔ ممکن ہے ماریا عنبر اور جولی سانگ ایک ساتھ ہمیں چین کے ملک میں ہی مل جائیں۔"

یہ تجویز سب کو پسند آئی۔ وہاں سے وہ مشرقی ساحل کی بندرگاہ کی طرف چل پڑے۔ بندرگاہ وہاں سے زیادہ دُور نہیں تھی۔ اس بندرگاہ سے ہفتے میں ایک بار بادبانی جہاز مسافروں کو لے کر چین کی طرف جاتا تھا۔ جس روز ناگ کیٹی اور تھیوسانگ بندرگاہ پر آئے جہاز اسی رات کو وہاں سے چلنے والا تھا۔ انہوں نے کرایہ ادا کر دیا اور جہاز میں جا کر بیٹھ گئے۔ رات کو جہاز نے لنگر اٹھایا اور سمندر میں ملک چین کی طرف روانہ ہو گیا۔

جولی سانگ اور عنبر والا لنگڑے کپتان اور پُراسرار چینی کا بادبانی جہاز آگے آگے جا رہا تھا۔ اس کے بہت پیچھے دوسرا بادبانی جہاز سمندر میں سفر کر رہا تھا۔ جس میں ناگ کیٹی اور تھیوسانگ سوار تھے۔ دوسری طرف ماریا سمندر کے گمنام جزیرے میں غار کے منہ پر مکڑی کے جالے میں لپٹی بے ہوش پڑی تھی۔ وہ غیبی حالت میں نہیں تھی بلکہ صاف دیکھی جا رہی تھی۔ یہ شاید مکڑی کے جالے کا اثر تھا کہ وہ نظر آنے لگی تھی۔ سارا دن ماریا کو اسی حالت گزر گیا۔ مکڑی جنگل میں چلی گئی تھی کیونکہ وہ ماریا کو کھا نہیں سکتی تھی۔ ماریا جالے میں لپٹی بے ہوش تھی۔ دن گزر گیا۔ پھر رات آگئی۔ جزیرے پر گہرے بادل چھا گئے۔ بجلی چمکنے لگی۔ اور پھر موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ ماریا کو کچھ خبر نہیں تھی۔ وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بے ہوشی کی حالت میں مکڑی کے جالے میں پھنسی غار کے منہ پر لٹک رہی تھی۔

ساری رات بارش ہوتی رہی۔ تیز ہوائیں چلتی رہیں۔ جب دن دن چڑھا تو بارش کا طوفان تھم گیا۔ ہوا بھی مدھم پڑ گئی۔ مگر آسمان پر بادل اسی طرح چھائے ہوئے تھے۔ عین اس وقت جزیرے کے جنوب کی جانب ایک جڑ سے اکھڑا ہوا درخت سمندر کی لہروں پر تیرتا ہوا نظر آیا۔ سمندری لہروں نے اس درخت کو اٹھا کر ساحل پر پھینک دیا۔ اس درخت کی شاخوں سے ایک سبز دھاریوں والا سانپ چمٹا ہوا تھا۔ سانپ درخت کی شاخ کو چھوڑ کر ریت پر اتر آیا۔ اور رینگتا ہوا درختوں کی طرف چلا۔ یہ سانپ قریب ہی ایک چھوٹے سے جزیرے میں رہتا تھا۔ رات کو سمندر میں طوفان آیا تو سانپ درخت پر چڑھ گیا۔ مگر سمندر کی زبردست موجوں نے درخت کو جڑ سے اکھاڑ کر سمندر میں پھینک دیا۔ ساری رات سانپ درخت سے چمٹا رہا سمندر کی لہروں پر سفر کرتا رہا تھا۔ آخر لہروں نے اسے اس جزیرے پر لا پھینکا تھا۔ سانپ جان بچ جانے پر بہت خوش تھا اور اب جزیرے میں کے لیے کسی مناسب جگہ کی تلاش میں تھا وہ درختوں کے نیچے سے گزرتا جب سیاہ ٹیلے کے پاس پہنچا تو اچانک اسے ناگ دیوتا کی ہلکی ہلکی خوشبو آئی وہ ناگ دیوتا کی خوشبو کی طرف چلا۔

یہ خوشبو ٹیلے کے غار کے دہانے پر سے آ رہی تھی جہاں ماریا مکڑی کے جالے میں لپٹی بے ہوش پڑی تھی۔ ماریا کے جسم سے اگرچہ ناگ دیوتا کی خوشبو بہت دھیمی تھی مگر اس سبز دھاری والے سانپ کی سونگھنے کی حس بے حد تیز تھی۔ وہ گھاس جھاڑیوں میں رینگتا ہوا ٹیلے والے غار کے پاس آگیا۔ اس نے دیکھا کہ ایک نوجوان لڑکی مکڑی کے جالے میں لپٹی غار کے منہ پر لٹک رہی ہے۔ سانپ قریب آیا تو اس لڑکی کے جسم میں سے ناگ دیوتا کی خوشبو آ رہی تھی۔ سانپ سمجھ گیا کہ یہ لڑکی ناگ دیوتا کی بہن کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ سانپ نے ماریا کے نیچے جا کر ایک طرف پھنکار ماری۔ مکڑی کا جالا ایک طرف سے ٹوٹ گیا۔ ماریا نیچے گر پڑی۔

سانپ ماریا کے منہ کے پاس اپنا پھن لے آیا۔ اس نے دیکھا کہ لڑکی بے ہوش ہے۔ سانپ نے ماریا کے پاؤں کی طرف آ کر اس کے ٹخنے کے پاس منہ لگا دیا۔ سانپ کے منہ سے گرم بھاپ والا سانس نکل کر ماریا کے جسم سے ٹکرایا تو اس کے خون کی گردش تیز ہو گئی اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ ماریا نے اپنے آپ کو مکڑی کے جالے میں لپٹا ہوا پایا۔ ایک سانپ کو دیکھا کہ اس کے پاؤں کی طرف کنڈلی مارے پھن اٹھائے بیٹھا تھا۔ ماریا نے سانپ کی زبان میں پوچھا۔

"کیا تم مجھے ہوش میں لائے ہو؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سبز دھاری دار سانپ نے فوراً تعظیم کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم تھا کہ تم ناگ دیوتا کی بہن ہی ہو۔ اسی لیے تم سانپوں کی زبان بھی جانتی ہو۔ اور تمہارے جسم سے ناگ دیوتا کی خوشبو بھی آ رہی ہے۔"

ماریا نے کہا "ہاں! میں ناگ دیوتا کی بہن ماریا ہوں؟"

سانپ بولا۔

"عظیم ناگ دیوتا کی بہن! میں ہی تمہیں ہوش میں لایا ہوں۔"

ماریا نے جلدی جلدی اپنے جسم کے گرد لپٹے ہوئے جالے کو توڑ پھوڑ دیا اور سانپ کی طرف دیکھ کر بولی۔

"میں عظیم ناگ دیوتا سے بچھڑ گئی تھی۔ میں اس کی تلاش میں اس جزیرے پر آئی تو ایک مکڑی نے مجھے اپنے پنجے میں لے کر بے بس کر دیا۔ پھر مجھے اپنے جالے میں جکڑ کر یہاں لٹکا دیا۔ میری طاقت جواب دے گئی۔ اور میں بے ہوش ہو گئی۔"

سانپ نے کہا۔

"ماریا بہن! اب تو تمہاری طاقت واپس آ گئی ہے ناں. ہم اکٹھے ناگ دیوتا کو تلاش کریں گے۔"

ماریا بولی۔

"سبز سانپ! میری اصل طاقت ابھی واپس نہیں آئی۔ میں ماریا ہوں اور میں غیبی عورت ہوں۔ میں کسی کو نظر نہیں آیا کرتی۔ مگر جب سے مکڑی نے مجھے اپنے جال میں اُلجھا کر یہاں لٹکایا ہے میری یہ طاقت مجھ سے جُدا ہو گئی ہے۔ اور میں تمہیں دکھائی دینے لگی ہوں۔"

سبز دھاریدار سانپ خاموش رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد بولا۔

"ماریا بہن! ہم اس مکڑی کو تلاش کریں گے۔ اگر وہ مکڑی مل گئی تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہاری یہ غیبی طاقت بھی تمہیں واپس مل جائے گی۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ مکڑی اس غار میں کس وقت آتی ہے؟"

ماریا نے کہا۔

"وہ یہاں شاید نہیں آئے گی۔ کیونکہ ممکن ہے اس نے مجھے کھانے کی کوشش کی ہو لیکن اس میں ناکام رہی ہو اور پھر جنگل میں کسی دوسری جگہ چلی گئی ہو۔"

سبز دھاری دار سانپ نے پوچھا۔

"ماریا بہن! کیا تم اس مکڑی کو پہچان سکتی ہو؟"

"کیوں نہیں" ماریا نے جواب دیا۔ سانپ نے کہا تو پھر چلو جزیرے میں اس مکڑی کو تلاش کرتے ہیں۔ اور ماریا سبز سانپ کے ساتھ جزیرے میں مکڑی کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی۔ اگرچہ آسمان پر بادل تھے مگر دن کی روشنی جزیرے میں پھیلی ہوئی تھی۔ ماریا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ظاہری حالت میں سانپ کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔ وہ ایک درخت کے قریب سے گزری تو اچانک ایک مکڑی اپنے تار کے ساتھ درخت کی شاخ سے نیچے لٹک کر آگئی۔ سانپ نے اس سے پوچھا۔

"جس مکڑی نے ناگ دیوتا کی بہن کو اپنے جال میں پھانسا تھا وہ کہاں ہے؟ کیا تم بتا سکتی ہو؟"

مکڑی بولی۔

"وہ مکڑی عظیم ناگ دیوتا کی بہن سے خوف کھا کر یہاں سے بھاگ گئی ہے۔ میں نے خود اسے سمندر میں چھلانگ لگاتے دیکھا تھا۔"

سانپ نے مکڑی سے کہا۔

"اچھا ہوا کہ وہ گستاخ مکڑی یہاں نہیں ہے۔ ورنہ میں اسے زندہ نہ چھوڑتا۔"

ماریا بھی ان کی گفتگو سن رہی تھی۔ اس نے مکڑی سے پوچھا۔

"کیا وہ کوئی طلسمی مکڑی تھی کہ جس کے سانس کے ٹکرانے سے میرا جسم جو غائب تھا ظاہر ہو گیا؟"

مکڑی نے جواب دیا۔

"عظیم ناگ دیوتا کی بہن! وہ طلسمی مکڑی نہیں تھی۔ مگر وہ اس جزیرے کی سب سے پرانی مکڑی تھی اور اس

کے سانس میں یہ گرمی پیدا ہو گئی تھی کہ اگر کوئی شے غائب ہوتی تو اس کے سانس کی گرمی سے ظاہر ہو جاتی تھی۔"

سانپ نے سوال کیا۔

"کیا تم کوئی ایسی ترکیب بتا سکتی ہو کہ عظیم ناگ دیوتا کی بہن کی کھوئی ہوئی طاقت واپس آجائے اور وہ پھر سے غائب ہو کر چل پھر سکے؟"

مکڑی نے کہا۔

"اس جزیرے کے جنوب میں جدھر تم جا رہے ہو وہاں ایک ناگ پھنی کا پودا ہے۔ اس کے ساتھ سرخ رنگ کا ایک چھوٹا سا پھل لگتا ہے۔ اگر عظیم ناگ دیوتا کی بہن وہ پھل کھائے تو ٹھیک ایک ہفتے کے بعد یہ پھل اپنا اثر دکھائے گا اور وہ پھر سے غائب ہو جائے گی اور اسے اپنی کھوئی طاقت واپس مل جائے گی۔ یہی اس پرانی مکڑی کے سانس کا توڑ ہے۔"

ماریا نے مکڑی سے اپنی تسلی کے لیے پوچھا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ ناگ پھنی کا پھل مجھے میری کھوئی ہوئی طاقت واپس دلا دے گا؟"

مکڑی نے کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا کی بہن! اصل طاقت تو خدا کے پاس ہے۔ وہی طاقت چھینتا اور عطا کرتا ہے۔ ناگ پھنی کا پھل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خدا ہی کے حکم سے تمہاری طاقت کو بحال کر دے گا۔"

ماریا نے اپنے دل میں تھوڑی سے شرمندگی محسوس کی کہ وہ خدا کی رحمت کو سے کیوں بھلا بیٹھی تھی۔ اس نے فوراً کہا۔

"تم نے بالکل ٹھیک کہا مکڑی! خدا مجھے معاف کرے میں اسے تھوڑی دیر کے لیے بھول گئی تھی۔ میں جانتی ہوں اور میرا یہ ایمان ہے کہ اس کائنات کی ہر شے خدا کے حکم کے مطابق عمل کرتی ہے اور میری طاقت بھی اسی کے حکم سے واپس ملے گی تمہارا شکریہ۔ ہم ناگ پھنی کے پودے کی تلاش میں جاتے ہیں۔"

مکڑی نے کہا۔

"ناگ پھنی کا پودا یہاں سے تھوڑی دور ناریل کے ایک کمان کی طرح جھکے ہوئے درخت کے نیچے ملے گا۔"

سانپ اور ماریا نے مکڑی کا شکریہ ادا کیا۔ اور آگے چل دیئے۔ کچھ دور جنگل میں چلنے کے بعد انہیں ناریل کا ایک درخت نظر آیا۔ جو کمان کی طرح جھکا ہوا تھا۔ سانپ نے کہا۔

"ماریا بہن! یہی وہ درخت ہے۔"

وہ درخت کے قریب گئے تو دیکھا کہ اس کے نیچے زمین میں ناگ پھنی کا پودا اگا ہوا تھا۔ اور اس کی ٹہنیوں کے ساتھ سرخ آلوچوں ایسا پھل لگا تھا۔ سانپ بولا۔

"ماریا بہن! یہی وہ پھل ہے جو خدا کے حکم سے تمہاری کھوئی ہوئی طاقت ایک ہفتے بعد بحال کر دے گا۔"

ماریا نے ناگ پھنی پودے پر سے پھل توڑ کر کھا لیا اور بولی۔ "وہ یہ کڑوا تھا۔"

سانپ نے کہا۔

"مگر خدا نے چاہا تو اس کی وجہ سے تمہاری طاقت تمہیں واپس مل جائے گی۔"

ماریا نے جنگل میں ادھر ادھر نگاہ دوڑائی۔ بولی۔

"مجھے کم از کم سات روز تک اسی جزیرے میں رہنا ہوگا۔ پھر جب میری طاقت واپس آجائے گی۔ اور میں غائب ہو کر ہوا میں اڑ سکوں گی تو یہاں سے اپنے بھائی ناگ عنبر کی تلاش میں نکل کھڑی ہوں گی۔"

سبز دھاریوں والا سانپ بولا۔

"میرا خیال ہے تمہیں اسی غار میں رہنا چاہئے۔ جہاں میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا۔"

ماریا نے بھی یہی فیصلہ کیا کہ وہ اسی غار میں سات دن گزارے۔ سات دنوں کے بعد ناگ پھنی کے پھل نے اپنا اثر دکھانا تھا اور ماریا کو پھر سے غائب ہو جانا تھا۔ سانپ ماریا کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ساتھ ساتھ تھا۔ وہ غار میں آ گئے۔ ماریا نے غار کے اندر جگہ صاف کر کے وہاں پتے اور گھاس بچھا دی۔ ماریا گھاس اور پتوں کے بستر پر بیٹھ گئی۔ اس نے سبز سانپ سے پوچھا۔

"کیا اس جزیرے میں کوئی اور سانپ نہیں ہے؟"

دھاریدار سانپ بولا۔

"ماریا بہن! اگر اس جزیرے پر کوئی سانپ ہوتا تو وہ تمہاری ہلکی خوشبو پا کر یہاں ضرور آتا۔ میرا مطلب ہے تمہارے جسم سے جو ناگ دیوتا کی دھیمی دھیمی خوشبو نکل رہی ہے وہ ہم جزیرے کے سانپوں تک ضرور پہنچ جاتی ہے۔ جزیرے میں رہنے والے سانپوں کی سونگھنے کی حس بہت تیز ہوتی ہے۔"

ماریا نے کہا۔

"اور اب تک جو کوئی سانپ نہیں آیا اس کا مطلب ہے کہ یہاں کوئی سانپ نہیں ہے۔"

سبز سانپ نے کہا۔

"تم بلا کر دیکھو ماریا بہن!"

ماریا نے یونہی اپنی دلچسپی کے لیے سانپوں کی زبان میں سانپ کو آواز دی۔ اس نے تین چار بار ایسا کیا۔ مگر کوئی سانپ نہ آیا۔ سبز سانپ نے بھی اپنی زبان میں سانپوں کو پکارا مگر کسی

طرف سے نہ کوئی جواب آیا اور نہ ہی کوئی سانپ سامنے آیا۔ سبز دھاریدار سانپ بولا۔

"اس جزیرے میں لگتا ہے کہ کوئی سانپ نہیں ہے۔"

ماریا نے کہا۔

"مجھے ایک ہفتہ اب غار میں رہنا ہو گا۔ کیونکہ ایک ہفتے کے بعد ہی ناگ پھنی کے پھل کا اثر ظاہر ہو گا اور میری طاقت واپس آ جائے گی۔"

سبز سانپ بولا۔ "ماریا بہن! میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تمہیں کوئی غم فکر نہیں کرنا چاہیے۔"

ماریا ہنس دی۔

"تمہارا شکریہ! ویسے جب کبھی میری طاقت مجھ سے وقتی طور پر چھن جاتی ہے تو میں واقعی ایک کمزور عورت بن جاتی ہوں۔ اور مجھے کسی ایسے آدمی کی ضرورت ہوتی ہے جو میری حفاظت کر سکے۔"

سبز سانپ غار کے باہر کنڈلی مار کر بیٹھ گیا۔ اور پہرہ دینے لگا۔ دن گزرتا چلا گیا دوپہر کو ماریا جنگلی پھل کھا کر اپنی تھوڑی بہت بھوک مٹاتی۔ اس کی طاقت اس کے پاس نہیں تھی اس وجہ سے اسے بھوک لگنے لگی تھی۔ اور نیند بھی آنے لگی تھی۔ دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد ماریا کو نیند آ گئی اور وہ سو گئی۔ سبز سانپ اسی طرح باہر پہرہ دیتا رہا۔ رات کو بھی ماریا غار میں سو گئی اور سبز

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سانپ باہر پہرے پر چوکس ہو کر بیٹھ گیا۔

اسی طرح دو دن گزر گئے۔ تیسرے دن صبح کے وقت سبز دھاری دار سانپ نے ماریا سے کہا۔

"ماریا بہن! میں سمندر کے کنارے تک جاتا ہوں آج میرا دل سمندر کا پانی پینے کو چاہ رہا ہے۔ میں ابھی واپس آ جاؤں گا۔"

ماریا نے سانپ کو جانے کی اجازت دے دی۔ وہ چلا گیا۔ ماریا غار میں خاموش بیٹھی عنبر ناگ کیلی اور تھیوسانگ و جولی سانگ کے بارے میں سوچتی رہی۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ سبز سانپ واپس آگیا۔ وہ کچھ پریشان تھا کہنے لگا۔

"ایک بادبانی جہاز آ کر کنارے پر لگا ہے۔ مجھے وہ بحری لٹیروں کا جہاز لگتا ہے۔ جہازی لٹیرے تلواریں لیے جزیرے میں اتر آئے ہیں۔"

ماریا بھی کچھ پریشان ہوئی۔ کہنے لگی۔

"تم یہیں رہنا۔ یہ بحری قزاق بڑے بے رحم ہوتے ہیں۔"

سبز سانپ نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو ماریا بہن! میری خواہ جان چلی جائے۔ مگر تم پر کوئی آنچ نہیں آنے دوں گا۔"

اتنے میں ماریا نے قہقہوں کی آوازیں سنیں۔ یہ بحری قزاقوں کے

قہقہے تھے۔ جو جزیرے کے جنگل میں پھل اور کھمبیاں وغیرہ اکٹھی کر رہے تھے۔ ماریا غار کے اندر چلی گئی۔ سبز سانپ باہر چھپ کر پہرہ دینے لگا۔ سات بحری ڈاکو یا بحری قزاق سروں پر رومال باندھے، کانوں میں بالیاں ڈالے ہاتھوں میں تلواریں لیے، کاندھوں پر تھیلے اٹھائے غار کے قریب آ گئے۔ انہوں نے غار کی طرف دیکھا۔ ایک قزاق نے کہا۔

"اس غار میں ضرور کوئی خزانہ دبا ہوا ہے۔ چلو چل کر خزانہ نکالتے ہیں۔"

ساتوں کے ساتوں بحری قزاق غار کی طرف بڑھے۔ جب وہ غار میں داخل ہونے لگے تو ایک دم سے سبز سانپ گھاس میں سے نکل کر سامنے آگیا۔ اس نے لپک کر ایک قزاق کو ڈس دیا۔ وہ وہیں گرا اور مر گیا۔ باقی قزاق تلواریں لے کر سانپ پر ٹوٹ پڑے۔ سانپ ایک طرف بھاگا۔ مگر قزاقوں نے اسے جا لیا اور تلواریں مار مار کر اس کے ٹکڑے کر دیئے۔ ایک قزاق بولا۔

"ہمارا ایک ساتھی مارا گیا ہے۔ مگر یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ غار میں خزانہ ہے۔ کیونکہ اس کے باہر سانپ پہرہ دے رہا تھا۔"

دوسرا قزاق چلایا۔

"ہاں خزانوں پر سانپ پہرہ دیا کرتے ہیں۔"

ماریا یہ سب کچھ سہمی ہوئی سن رہی تھی۔ اس نے سبز سانپ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کو مرتے بھی دیکھ لیا تھا۔ وہ غار میں اندر دوڑی۔ مگر غار آگے جا کر بند ہو گئی تھی۔ چھ قزاق اپنے ساتھی کو وہیں ایک گڑھے میں پھینک کر غار میں گھس گئے۔ خزانے کی جگہ انہیں غار میں ماریا مل گئی۔ ایک جوان سہمی ہوئی لڑکی کو دیکھ کر بحری قزاق خوشی سے اُچھل پڑے اور بولے کہ یہی وہ خزانہ تھا جس کی حفاظت سانپ کر رہا تھا۔ اس لڑکی کو پکڑ کر کپتان کے پاس لے چلو۔ کپتان اِسے بیچ کر بہت مال کمائے گا۔ اور ہمیں بھی حصہ ملے گا۔

ماریا کے پاس اِس کی طاقت نہیں تھی۔ وہ مجبور اور بے بس تھی۔ قزاقوں نے اِسے پکڑ لیا اور کھینچتے ہوئے غار سے باہر لے آئے۔ دن کی روشنی میں انہوں نے ماریا کو غور سے دیکھا تو ایک قزاق بولا۔

"یہ بڑی خوبصورت لڑکی ہے۔ اس کا بڑا مال ملے گا۔ اِسے ابھی کپتان کے پاس لے چلو"

وہ ماریا کو اُٹھا کر سمندر کے ساحل پر آگئے۔ جہاں ان کا بادبانی جہاز سمندر میں لنگر ڈالے کھڑا تھا۔ جہاز کا کپتان جس کی شکل ہی بتا رہی تھی کہ وہ ایک بے رحم اور سنگدل انسان ہے سمندر کے کنارے کرسی پر بیٹھا خنجر سے ناریل کاٹ رہا تھا۔ اس نے ماریا کو دیکھا تو ناریل ہاتھ سے پھینک کر غرایا۔

"ہو تھو! یہ جنت کی حور کہاں سے مل گئی تمہیں؟"

قزاقوں نے بتایا کہ جزیرے کے ایک غار میں چھپی بیٹھی تھی۔ کپتان اُٹھ کر ماریا کے قریب آیا۔ اس نے گھور کر ماریا کو دیکھا۔ پھر اس کو بالوں سے پکڑ کر ایک جھٹکا دیا۔ ماریا زمین پر گر پڑی۔ کپتان نے ماریا کو ٹھڈ مار کر حکم دیا: "اُٹھو! اُٹھو اور مجھے سلام کرو۔ آج سے میں تمہارا مالک ہوں اور تم میری لونڈی ہو۔" ماریا کو غصہ بہت آیا۔ مگر وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ مجبوراً دل پر پتھر رکھ کر اُٹھی اور ظالم کپتان کو سلام کیا۔ کپتان قہقہہ مار کر ہنسا اور بولا۔

"اسے جہاز پر لے جا کر میرے کیبن میں بند کر دو۔"

قزاق ماریا کو اُٹھا کر جہاز پر لے گئے۔ اور جہاز کے اندر ایک چھوٹے سے کیبن میں بند کر کے باہر تالا لگا دیا۔ ماریا کی طاقت کو واپس آنے میں ابھی چار دن باقی تھے۔ ماریا کے دل میں یہ دھڑکا بھی لگا تھا کہ اگر ناگ پھنی کا پھل بے اثر ہوا۔ اور اسے اس کی طاقت واپس نہ ملی تو وہ کیا کرے گی؟ نہ جانے یہ سنگدل کپتان اِسے کس شہر میں لے جا کر کس کے پاس فروخت کر دے پھر وہ کبھی عنبر ناگ کیٹی کو نہ مل سکے گی۔ کیونکہ اُس زمانے میں لونڈیاں بازاروں میں بکتی تھیں اور لونڈیوں کو گھروں میں سخت پہرے میں رکھا جاتا تھا۔ خاص طور پر خوب صورت لونڈیوں کو گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں ہوتی۔

ماریا نے کیبن کو چاروں طرف دیکھا۔ ایک تختے دو کرسیاں اور ایک میز پڑی تھی۔ دیوار میں ایک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا۔ جس پر بڑا موٹا شیشہ چڑھا تھا۔ ماریا نے شیشے کو ہاتھ سے دبا کر دیکھا۔ اس شیشے کو وہ نہیں توڑ سکتی تھی۔ لاچار ہو کر بستر پر بیٹھ گئی اور غور کرنے لگی کہ وہ اس جہاز سے کیسے فرار ہو سکتی ہے۔ وہاں سے بھاگنے کا صرف ایک ہی طریقہ تھا کہ جب بھی اسے جہاز کے عرشے پر جانے کا موقع ملے تو وہ سمندر میں چھلانگ لگا دے لیکن وہ کمزور عورت تھی، سمندر میں وہ مر بھی سکتی تھی۔ وہ اکیلی سمندر میں کب تک تیر سکتی تھی۔ اسے باہر دور بحری قزاقوں کے قہقہوں اور ایک دوسرے سے باتیں کرنے کی آوازیں آ رہی تھیں جہاز کے اوپر بھی ملاح عرشے کو بالٹیاں ڈال کر دھو رہے تھے۔ دن ڈھل رہا تھا کہ بے رحم کپتان اندر آ گیا۔

اس کے ہاتھ میں چمڑے کا ہنٹر تھا۔ اس نے آتے ہی ہنٹر کو اتنی زور سے پٹخا کہ ماریا ڈر کر اچھل پڑی۔ کپتان نے خوفناک قہقہہ لگا کر کہا۔

"فکر نہ کرو۔ اگر تم میرے حکم پر عمل کرتی رہو گی تو تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔ نہیں تو میں گردن بڑے آرام سے کاٹ بھی دیا کرتا ہوں۔ اب تک کئی عورتوں کی گردنیں کاٹ چکا ہوں۔ بولو۔ کیا تم میرے حکم پر عمل کرو گی؟"

ماریا نے مجبور ہو کر کہا "ہاں"

"ہوں۔ بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ تم یہاں کیسے آ گئیں؟"

ایک فرضی کہانی گھڑ کر سنا دی کہ وہ جہاز میں اپنے

ماں باپ کے ساتھ سفر کر رہی تھی کہ جہاز طوفان میں ڈوب گیا۔ وہ بڑی مشکل سے ایک تختے پر بیٹھ کر سفر کرتی رہی اور پھر اس جزیرے پر پہنچ گئی۔ کپتان نے کہا۔

"بس اب تم میری ہو۔ میں چاہے تمہیں آگے بیچ ڈالوں چاہے تم سے شادی کر لوں۔ یہ مجھے فیصلہ کرنا ہو گا۔ اب تم آرام کرو۔ میں تمہارے لیے کھانا بھجوا رہا ہوں"

رات کو ماریا کھانا کھا کر بستر پر لیٹ گئی۔ جہاز نے جزیرے سے ناریل، جڑی بوٹیاں اور پانی کا ذخیرہ لاد لیا تھا۔ شروع رات میں ہی جہاز نے لنگر اٹھا دیا اور کھلے سمندر کی طرف روانہ ہو گیا۔ ساری رات جہاز ہچکولے کھاتا سمندر میں آگے بڑھتا گیا۔ ماریا کو کچھ معلوم نہیں تھا کہ اس کی منزل کون سا شہر ہے۔ اسے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ یہ سمندر کون سا ہے۔ اور آگے کون کون سے شہروں کی بندرگاہیں آتی ہیں۔ سمندر میں اسی طرح سفر کرتے دو دن گزر گئے۔ ناگ پھنی کے اثر دکھانے میں اب صرف دو دن باقی رہ گئے تھے۔ اس روز کپتان ماریا کے پاس آیا اور بولا۔

"کل ہم برازیل کی بندرگاہ سے دور ایک ٹاپو میں لنگر ڈالیں گے۔ وہاں لونڈیوں کا بازار لگے گا۔ میں وہاں تمہیں بھی فروخت کروں گا۔ اگر تم نے شور مچایا تو یاد رہے۔ یہ جو غلام اسی وقت تمہیں خنجر مار کر ہلاک کر ڈالے گا۔" پہلے

کپتان نے زور سے ماریا کے بالوں کو جھنجھوڑ کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں جو میں کیا کہہ رہا ہوں؟"

ماریا کو سخت تکلیف ہوئی۔ اس نے آہستہ سے کہا۔

"میں شور نہیں مچاؤں گی۔ تم مجھے جہاں بیچو گے میں بک جاؤں گی۔ میرے بال چھوڑ دو۔"

کپتان نے ماریا کو دھکا دے کر بستر پہ گرا دیا۔ ماریا کا سر کیبن کی دیوار سے ٹکرا گیا۔ وہ خون کے گھونٹ پی کر رہ گئی۔ اگر اس کی طاقت اس کے پاس ہوتی تو وہ کپتان کو ایسا مزا چکھاتی کہ اسے نانی یاد آجاتی۔ مگر اس کی طاقت کے واپس آنے میں ابھی پورے دو دن باقی تھے۔ اگلے روز بحری قزاقوں کا جہاز برازیل کی بڑی بندرگاہ سے دور ایک ٹاپو میں آ کر رُک گیا۔ یہاں ساحل پر ایک چبوترے پر تخت لگا تھا۔ لونڈیاں خریدنے کے خواہشمند لوگ وہاں موجود تھے۔ چبوترے کے تخت پر شام ہندوستان اور حبشہ کی عورتیں خوب صورت کپڑے پہنے کھڑی تھیں اور ان کے مالک انہیں فروخت کرنے کے لیے زور شور سے اُن کی خوبیاں بیان کر رہے تھے۔ بے رحم کپتان نے بھی ماریا کو نئے کپڑے پہنائے اور اسے لونڈیوں کے چبوترے پر لے جا کر کھڑا کر دیا۔

کپتان نے کہا۔

"ماریا، کوہ قاف کی یہ عورت سب سے زیادہ حسین ہے۔ کون ہے جو اس کو خریدتا ہے۔ میں قیمت ایک ہزار سونے کے سکے لگاتا ہوں۔"

ایک بھینگی آنکھ والے سوداگر نے دو ہزار سونے کے سکے کی بولی لگائی۔ اب دوسرے سوداگر اور جاگیردار بھی بڑھ چڑھ کر بولیاں دینے لگے۔ آخر دس ہزار سونے کے سکوں پہ ٹیڑھی آنکھوں والے سوداگر نے ماریا کو خرید لیا۔ سوداگر نے پوری رقم کپتان کو ادا کر دی۔ اور ماریا کو پالکی میں اپنے ساتھ بٹھا کر اپنی حویلی میں لے گیا۔ چونکہ ماریا کے لیے سوداگر نے بھاری قیمت ادا کی تھی اور ماریا بہت خوب صورت بھی تھی۔ اس لیے سوداگر نے حویلی میں داخل ہوتے ہی ماریا کو زنجیر ڈال دی اور کمرے میں بند کر دیا۔ ماریا پر اپنا رعب ڈالنے اور اسے ڈرانے کے لیے سوداگر نے ماریا پر بہت ظلم کرنا شروع کر دیا۔ وہ اسے دن میں دو بار ہنٹروں سے مارتا اور بار بار کہتا کہ اگر تم نے یہاں سے فرار ہونے کی کوشش کی تو میرے غلام تمہیں زندہ زمین میں دفن کر دیں گے۔ ماریا بے بس تھی۔ کمزور تھی۔ یہ ظلم سہہ رہی تھی۔ مار پٹائی برداشت کر رہی تھی۔ اس کو پوری امید تھی کہ ایک دن بعد اس کی طاقت واپس آجائے گی۔

بے بسی اور مجبوری کی آخری رات آ گئی۔ اس رات سوداگر نے ماریا کو بہت پیٹا۔ ماریا کے ہونٹوں سے خون نکل آیا ... بجلی کر کے بیٹھی رہی۔ اسے دن نکلنے کا انتظار تھا۔ کیونکہ ... یہ جو ... پہلے گزر گئے تھے اور صبح اس کی طاقت اسے واپس ملنے وا... میں ڈر بھی رہی تھی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی ...

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آنے۔ وہ سر جھکائے خاموش بیٹھی صبح کا انتظار کرتی رہی۔ اس کی نظریں کوٹھڑی کے روشندان پر لگیں تھیں۔ روشندان پر رات کی تاریکی چھائی تھی۔ پھر آہستہ آہستہ تاریکی ختم ہوتی گئی اور اس کی جگہ دھیمی روشنی نمودار ہونے لگی۔ اور جب دن نکل آیا تو ماریا کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ یہ وقت اس کی طاقت کے واپس آنے کا تھا، مگر ابھی تک اس کی طاقت واپس نہیں ملی تھی۔ ماریا اُٹھ کر اِدھر اُدھر ٹہلنے لگی۔ وہ سخت بے چینی محسوس کر رہی تھی۔ پھر اچانک سب سے پہلے اس کے پاؤں غائب ہو گئے۔ ماریا نے جھک کر دیکھا۔ اِسے اپنے پاؤں دھند کی شکل میں نظر آ رہے تھے۔ خوشی سے ماریا اُچھل پڑی۔ جونہی وہ اُچھلی اس کا سارا جسم غائب ہو گیا۔ اور وہ ہوا میں بلند ہو کر چھت کے ساتھ جا لگی۔ اس کی طاقت واپس آ گئی تھی۔

ماریا غائب ہو چکی تھی۔ اس نے اپنی طاقت آزمانے کے لیے کوٹھڑی میں پڑی ہوئی زنجیر کو اُٹھایا۔ یہ زنجیر اس کے پاؤں میں باندھی گئی تھی۔ ماریا نے زنجیر کو جھٹکا دیا۔ لوہے کی مضبوط زنجیر کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ ماریا کا چہرہ خوشی سے سُرخ ہو گیا۔ اب وہ انتقام لینا چاہتی تھی۔ ان لوگوں سے ...نے اس پر ظلم کیے تھے اور جو ہر عورت پر اسی طرح ظلم کرتے ... نے ماریا سے پہلے ماریا نے ٹیڑھی آنکھ والے سوداگر سے بدلہ ... لیا جس نے اسے خریدا تھا۔ اور جو دو روز سے روزانہ ... سے مار رہا تھا ماریا بند کوٹھڑی میں سے بڑی آسانی

سے باہر آ گئی۔ اس نے دیکھا کہ حویلی میں نوکر چاکر اپنے اپنے کام میں لگے تھے۔ ناشتہ کرنے کی تیاریاں ہو رہی تھیں ظالم سوداگر حویلی کے چھوٹے سے باغیچے میں کرسی پر بیٹھا انناس کا جوس پی رہا تھا۔ دو نوکر اس کے پیچھے کھڑے اِسے پنکھا جھل رہے تھے۔ ماریا اس کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔ ٹوٹی ہوئی زنجیر کا ایک ٹکڑا ابھی تک ماریا کے ہاتھ میں تھا۔ سوداگر نے ماریا کو نہیں دیکھا تھا۔ وہ اُسے دیکھ بھی نہیں سکتا تھا۔

وہ انناس کا رس پیتے ہوئے ایک غلام سے مخاطب ہو کر بولا۔

"نئی لونڈی کو جا کر سوکھی روٹی کے ٹکڑے پانی میں بھگو کر دے آؤ۔ ابھی ایک ہفتہ اسے یہی غذا ملے گی۔ تاکہ اس کے ہوش ٹھکانے آ جائیں۔"

ماریا نے سوداگر کے ہاتھ سے اس کا گلاس چھین کر فرش پر پھینک دیا۔ سوداگر ایک دم اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور غضبناک ہو کر بولا۔

"میرا گلاس کس نے پھینک دیا؟"

غلام اور کنیزیں سہم کر رہ گئیں۔ انھوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ گلاس جس میں انناس کا رس تھا۔ سوداگر کے ہاتھ سے اپنے آپ اوپر کو اُچھلا اور پھر تڑاخ سے فرش پر گر کر لڑھک گیا تھا۔ یہ چاندی کا گلاس تھا۔ غلام نے جلدی سے گلاس اُٹھا لیا اور ادب سے بولا۔

"حضور آپ کے ہاتھ سے چھوٹ گیا ہو گا گلاس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سوداگر کچھ پریشانی کے عالم میں ادھر اُدھر دیکھنے لگا۔ کیونکہ اسے باقاعدہ محسوس ہوا تھا کہ کسی نے اس کے ہاتھ سے گلاس چھین کر پھینکا تھا۔ اس نے حکم دیا کہ دوسرا گلاس پیش کیا جائے۔ فوراً ایک خادم بھاگ کر اناس کے رس سے بھرا ہوا دوسرا گلاس لے آیا۔ سوداگر نے دائیں بائیں غور سے دیکھا اور پھر گلاس کو مضبوطی سے تھام لیا۔ اسے ہونٹوں کے پاس لے جانے ہی لگا تھا کہ ماریا نے دوسری بار گلاس کو زور سے ہاتھ مار کر پرے گرا دیا۔ ماریا سخت غصے میں تھی۔ سوداگر تڑپ کر اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور غضبناک ہو کر چلایا "یہ کون بدتمیز ہے یہاں؟" اب ماریا نے اس کی گردن کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر دبایا اور غراتے ہوئے کہا۔

"یہاں تمہاری موت کھڑی ہے۔"

اب تو سوداگر تھر تھر کانپنے لگا۔ وہ اپنی گردن پر فولادی ہاتھوں کی سخت گرفت محسوس کر رہا تھا۔ اس کا گلا داب رہا تھا۔ مگر اسے کسی کے ہاتھ دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ وہ ان ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں سے مس بھی نہیں کر سکتا تھا۔ کنیزوں اور غلاموں نے ایک غیبی آواز سنی تو چیخ مار کر وہاں سے بھاگ گئے۔ ماریا نے سوداگر کی گردن چھوڑ دی۔ پھر زنجیر اس کی گردن میں ڈال کر بولی۔

"میں تمہاری نئی لونڈی ہوں۔ جس کو تم نے خریدا اور جس پر دو روز سے ظلم کر رہے ہو۔ اسے ہنٹروں سے مار رہے ہو۔ اسے ٹھڈے مار رہے ہو۔ اسے گالیاں

بک رہے

بک رہے ہو۔ میں ماریا ہوں۔ تمہاری نئی لونڈی اور تمہاری موت ماریا۔"

ماریا نے سوداگر کی گردن میں زنجیر کو باندھا اور اسے گھسیٹتی ہوئی اس کوٹھڑی میں لے گئی۔ جس میں تھوڑی دیر پہلے وہ خود قید تھی۔ سوداگر کی تو دہشت کے مارے گھگھی بند گئی تھی۔ اس کا رنگ اُڑ گیا تھا۔ اس کا جسم تھر تھر کانپ رہا تھا۔ ماریا نے اسے کوٹھڑی میں لا کر زور سے نیچے پھینک دیا۔ ظالم سوداگر فرش پر گرتے ہی ہاتھ باندھ کر پکار اٹھا۔

"مجھے معاف کر دو بہن! مجھے معاف کر دو۔ مجھ سے بھول ہو گئی مجھے کیا معلوم تھا کہ تم ایک جن ہو۔"

ماریا نے دوسری زنجیر زور سے سوداگر کے جسم پر ماری۔ سوداگر کی چیخ نکل گئی اور کمر سے خون بہنے لگا۔ ماریا نے کہا۔

"تم مجھے اسی طرح پیٹا کرتے تھے۔ میرے ہونٹوں سے بھی خون نکلا کرتا تھا مگر تمہیں مجھ پر ذرا رحم نہیں آیا کرتا تھا۔ جو کسی پر رحم نہیں کرتا۔ اس پر بھی رحم نہیں کرنا چاہیئے۔"

اور ماریا نے زنجیر سے سوداگر کو پیٹنا شروع کر دیا۔ سوداگر کی چیخوں سے ساری حویلی گونج اٹھی۔ سارے نوکر کنیزیں اور غلام جاگ کر باغ میں جمع ہو گئے۔ انہیں معلوم تھا کہ ان کے مالک کو ایک جن نے پکڑ لیا ہے اور وہ اسے اس کے ظلم کی سزا دے رہا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پُر اسرار چینی فقیر

غلام اور کنیزیں دل میں بڑی خوش تھیں۔

کیونکہ یہ سوداگر اُن پر بھی بہت ظلم کرتا تھا۔ ذرا ذرا سی بات پر مار مار کر اُن کی کھال ادھیڑ ڈالتا تھا اور انہیں تنخواہ بھی نہیں دیتا تھا۔ وہ خوش تھے کہ ایک جن لونڈی کی شکل میں اِس کے گھر آیا اور اس کو ایسی سزا مل رہی ہے کہ اُس کی چیخیں نکل رہی ہیں۔ لیکن منہ رکھنے اور دکھاوے کے لیے انہوں نے شور مچا دیا کہ گھر میں جن آ گیا ہے مالک کو بچاؤ۔ مالک کو بچاؤ۔ مگر جن کا نام سن کر محلے میں کسی کو کوٹھڑی کی طرف جانے کی جرأت نہ ہوئی۔ ماریا سوداگر کو اٹھا اٹھا کر زمین پر مار رہی تھی۔ ظالم اور بد کردار آدمی کو اس کے ظلم کی سزا مل رہی تھی۔ جب سوداگر ختم ہو گیا تو ماریا وہاں سے فضا میں پرواز کر گئی۔

اِس کا رُخ سمندر کی طرف تھا۔ اب اُسے بحری قزاقوں کے کپتان سے جا کر اپنے اوپر کیے گئے ظلم کا بدلہ لینا تھا۔ ماریا اُڑتی ہوئی سمندر کے اوپر آ گئی۔ اس زمانے میں بادبانی جہاز ہوا کی مدد سے چلتے تھے۔ اِن کی رفتار بہت ہلکی ہوتی تھی اور اگر سمندر

میں ہوا بند ہو تو جہاز وہیں سمندر میں لنگر ڈال کر کئی کئی روز کھڑے رہتے تھے۔ برازیل کے ساحل سے چلنے کے بعد بحری قزاقوں کے جہاز کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ ابھی وہ ساحل سے دُور سمندر میں پہنچے ہی تھے کہ ہوا بند ہو گئی۔ جہاز کے بادبان سُکڑ گئے اور جہاز رُک گیا۔ بحری قزاقوں کے کپتان نے حکم دے دیا کہ جہاز کا لنگر ڈال دیا جائے۔ جہاز کا لنگر ڈال دیا گیا۔ ماریا سمندر میں ابھی تھوڑی دُور ہی آئی تھی کہ اِسے بحری قزاقوں کا جہاز نظر پڑا۔ وہ اِس جہاز کو کیسے بھول سکتی تھی جس کے کیبن میں اس پر ہنٹر برسائے گئے تھے۔ اس کے بالوں کو نوچا گیا تھا۔ اسے طمانچے مارے گئے تھے۔ یہ سارے ظلم بحری قزاقوں کے کپتان نے اس پر توڑے تھے۔ ماریا فضا میں غوطہ لگا کر جہاز کے اوپر آ گئی۔ جہاز خاموش کھڑا تھا اور سمندر کی لہریں پُر سکون تھیں۔ اتنی سی ہوا بھی نہیں تھی کہ جہاز اپنی جگہ سے حرکت کر سکے۔ ماریا نیچے آ گئی۔

اس نے دیکھا کہ جہاز کے ڈیک یعنی عرشے پر دوسرے ڈاکو تو موجود تھے مگر وہ کپتان نہیں تھا۔ جس کی ماریا کو تلاش تھی اور جس نے ماریا کو سوداگر کے پاس فروخت کیا تھا۔ ماریا نیچے عرشے پر آ گئی۔ قزاق ہنسی مذاق کی باتوں میں مشغول تھے۔ طرح طرح کے کھیل کھیل رہے تھے۔ ماریا کو اِن سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔ مگر وہ اِن ڈاکوؤں کی تلاش میں ضرور تھی۔ جنہوں نے اِسے جزیرے کے غار سے اغوا کیا تھا اور کپتان کے پاس گھسیٹتے ہوئے لے گئے تھے۔ اِن میں سے یہ جو قزاق اسے وہیں بیٹھے ہوئے نظر آ گئے۔ مگر ماریا سب سے پہلے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بے رحم کپتان کو اس کے مظالم کی سزا دینا چاہتی تھی۔ اس دنیا میں جو کسی پر ظلم کرتا ہے۔ اس کو ظلم کا بدلہ مل کر رہتا ہے۔

ماریا کو کوئی دیکھ نہیں سکتا تھا۔ وہ اس جہاز کے کیبن سے واقف تھی۔ وہ عرشے پر قزاقوں کے درمیان چلتی ہوئی سیڑھیاں اُتر کر نیچے کیبن میں آ گئی۔ کیبن خالی تھا۔ دوسرے کیبن میں گئی۔ وہ بھی خالی تھا۔ تیسرے کیبن میں اسے بے رحم کپتان نظر آ گیا۔ وہ اپنے ایک ساتھی ڈاکو کے پاس بیٹھا سامنے صندوق کھولے سونے کے سکے اور جواہرات کی لوٹی ہوئی تھیلیاں گن رہا تھا۔ یہ سارا مال اس نے لوٹ مار کر کے بے گناہ لوگوں کو قتل کر کے لُوٹا تھا۔

اگرچہ کیبن کا دروازہ اندر سے بند تھا، مگر ماریا بند دروازے میں سے داخل ہو گئی۔ اب وہ پہلے والی کمزور اور بے بس ماریا نہیں تھی کہ کپتان اِسے ٹھوکریں مارے، ہنٹروں سے پیٹے اور وہ روتی جائے۔ اب اِس کی طاقت خدا کے حکم سے اس کے پاس تھی۔ اسے خوب معلوم تھا کہ یہ سارے کے سارے قزاق ڈاکو اور خونی ہیں اور ہر ایک نے کئی کئی خون کیے ہوئے ہیں۔ کپتان اِن کا سرغنہ تھا اور اس کے سر پہ تو سینکڑوں عورتوں، بچوں اور جوانوں کے خون تھے۔ کپتان اور اس کے ساتھی کو بالکل پتہ نہ چلا کہ ماریا اس کے کیبن میں آ چکی ہے۔ انہیں پتہ لگ ہی کیسے سکتا تھا؟ ماریا ان کو دکھائی تھوڑی دیتی تھی؟ ماریا نے کیبن کا جائزہ لیا۔ کیبن کی سامنے والی دیوار کے ساتھ جو میز لگا تھا اس پہ کپتان اور اس کے ساتھی کی تلواریں

پڑی تھیں۔ وہ دونوں جواہرات اور سونے کے سکے گن گن کر بے حد خوش ہو رہے تھے۔ کپتان سکے تھیلی میں پھینک کر بولے جاتا تھا۔

"دس ہزار۔ دس ہزار ایک۔ دس ہزار دو۔ دس ہزار تین۔ دس ہزار چار......"

جب اس نے پانچواں سکہ تھیلی میں ڈالا تو ماریا نے آہستہ سے کہا۔ "دس ہزار پانچ ——"

کپتان ایک دم ٹھٹک گیا۔ اِس نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ پھر اپنے ساتھی قزاق سے پوچھا۔ "یہ تم بولے تھے؟"

ساتھی قزاق نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں کپتان۔ میں تو نہیں بولا۔ آواز تو میں نے بھی سُنی تھی۔"

کپتان نے سر کھجاتے ہوئے ایک بار پھر دائیں بائیں دیکھا اور بولا۔

"میرا خیال ہے ہمارا وہم تھا۔ یہاں اور کون ہو سکتا ہے۔ سوائے ہمارے۔ میں پھر سے گنتا ہوں۔"

جب وہ دس ہزار دس بولا اور ایک سکہ اُٹھا کر تھیلی میں ڈالا تو ماریا نے آہستہ سے کہا۔ "دس ہزار گیارہ......"

اب تو کپتان نے چونک کر ساتھی کی طرف دیکھا اور بولا۔ "یہ تم بولے ہو۔ تم کہتے کیوں نہیں کہ تم بولے ہو۔" ساتھی قزاق نے بھی ماریا کی آواز اس بار صاف سُنی تھی۔ وہ کچھ گھبرا سا گیا تھا۔ یہ جو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بدمعاش اور بدکردار ظالم لوگ ہوتے ہیں۔ ان کا ضمیر بہت کمزور ہوتا ہے اور وہم پرست ہوتے ہیں۔ یہ بہت جلد بھوت پریت سے ڈر جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کا اپنا ضمیر ہر وقت ملامت کرتا رہتا ہے۔ اسی لیے وہ موت کے خوف میں مبتلا رہتے ہیں۔

ساتھی نے کہا۔

"میں بالکل نہیں بولا کپتان۔ مگر یہاں کوئی ہمارے علاوہ بھی موجود ہے۔"

کپتان نے تھیلی میز پر رکھ دی اور بولا۔

"ہمارے علاوہ کون ہو سکتا ہے؟"

وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں صاف خوف جھلک رہا تھا۔ ماریا نے اب ایسا کیا کہ سامنے میز پر رکھی ہوئی جواہرات کی تھیلیوں میں سے دو تھیلیاں اٹھا لیں۔ تھیلیاں ماریا کے ہاتھ میں آتے ہی غائب ہو گئیں۔ ساتھی قزاق خوف سے چلایا۔

"کپتان! کپتان! تھیلیاں۔ دو تھیلیاں غائب ہو گئی ہیں۔"

کپتان نے بھی جواہرات کی تھیلیوں کو غائب ہوتے دیکھ لیا تھا۔ اور اس کا جسم خوف سے ٹھنڈا پڑنے لگا تھا۔ اس نے اپنے ساتھی قزاق کی طرف دیکھ کر آہستہ سے کہا۔

"یہ کوئی آسمانی بلا ہے۔ باہر ——— باہر بھاگو۔"

اب ماریا نے جواہرات کی تھیلیاں اس کے آگے پٹاخ سے دے ماریں اور نفرت بھری آواز میں کہا۔ "کپتان! باہر بھاگنے کا

وقت اب تمہارے پاس نہیں ہے۔"

کپتان کی آنکھیں دہشت کے مارے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ وہ ایک ایسی عورت کی آواز سن رہا تھا جو اسے نظر نہیں آ رہی تھی۔ اس کا خون خشک کرنے کے لیے اتنا ہی کافی تھا۔ دوسرا قزاق بھی اپنی جگہ پر خوف سے کانپنے لگا۔ ماریا نے گرج کر کہا۔

"کپتان! تم نے میری آواز سے ابھی مجھے پہچانا نہیں۔ سنو! سنو! میں وہی ماریا ہوں۔ جس کو تمہارے ڈاکو ساتھی جزیرے سے اغوا کر کے تمہارے پاس لائے تھے۔ جس کو تم نے سخت اذیتیں دی تھیں۔ مارا تھا۔ ہنٹروں سے مارا تھا۔ ٹھوکریں ماری تھیں اور پھر منڈی میں دس ہزار سکوں کے عوض فروخت کر دیا تھا۔ اب تم نے مجھے پہچان لیا کیا؟"

کپتان نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔ "مجھے۔ مجھے معاف کر دو ماریا کی روح۔ مجھے معاف کر دو۔"

ماریا نے طیش کے ساتھ کہا۔

"میں ماریا ہوں۔ ماریا کی روح نہیں ہوں۔ میں مری نہیں ہوں۔ زندہ ہوں۔ مگر غائب ہوں۔ جب تم مجھ پر طرح طرح کے ظلم ڈھا رہے تھے تو اس وقت میری طاقت میرے پاس نہیں تھی۔ اب میری طاقت مجھے واپس مل گئی ہے۔ اور میں تم سے بدلہ لینے نہیں بلکہ تمہیں تمہارے بد

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اعمال کی سزا دینے آئی ہوں۔ تیری گردن پر نہ جانے کتنے معصوم لوگوں کا خون ہے۔ نہ جانے تم نے اور تمہارے آدمیوں نے کتنے ہنستے بستے گھروں کو لوٹا ہے۔ کتنے گھروں کے چراغ گل کیے ہیں۔ کتنے بچوں کو یتیم اور کتنی عورتوں کو بیوہ بنا کر بازار میں فروخت کر دیا ہے۔"

کپتان کے ہونٹ خشک ہو گئے تھے۔ ماتھے پر پسینہ آگیا تھا وہ کہہ رہا تھا۔

"اے آسمانی روح مجھے معاف کر دے۔" ماریا نے میز پر سے تلوار اٹھائی اور کپتان کی گردن پر رکھ کر کہا۔

"میں نے تمہیں معاف کر دیا تو ان سینکڑوں بچوں کو کیا جواب دوں گی جن کے ماں باپ کو تم نے ان کی آنکھوں کے سامنے قتل کر دیا۔ ان عورتوں کو کیا منہ دکھاؤں گی جن کے بچوں کو تم نے سنگینوں پر اچھالا اور ان کے گھروں کو آگ لگا دی؟ تیرے لیے معافی کہیں نہیں ہے۔ میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ختم کر کے ظلم اور شر کے اس سلسلے کو یہیں ختم کر دینا چاہتی ہوں تاکہ تم اس کے بعد کسی کے گھر کو نہ اجاڑ سکو۔"

اور ماریا نے تلوار کے ایک وار سے بے رحم کپتان کا ایک بازو کاٹ دیا۔ کپتان ایک بھیانک چیخ مار کر باہر کی طرف بھاگا۔ اس کا ساتھی بھی دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ ماریا نے ساتھی قزاق کو جانے دیا مگر بے رحم کپتان کو، ظلم کے سردار کو گردن سے پکڑ کر واپس کھینچ لیا۔

اور تلوار کے دوسرے وار سے اس کا دوسرا بازو کاٹ کر رکھ دیا۔ کپتان فرش پر گر کر تڑپنے لگا۔ ماریا نے تلوار اس کے سینے میں اتار دی۔ اور کیبن سے نکل کر اوپر عرشے پر آگئی۔ وہاں کپتان کے بھاگ کر آئے ہوئے ساتھی نے پہلے ہی شور مچا دیا تھا کہ نیچے کیبن میں کوئی چڑیل آگئی ہے جس نے کپتان کو ہلاک کر دیا ہے۔ عرشے پر ڈاکوؤں میں بھگدڑ مچی ہوئی تھی۔ کوئی نیچے بھاگ رہا تھا کوئی کہیں چھپنے کے لیے جگہ تلاش کر رہا تھا۔ ماریا اوپر آئی تو قزاق چوہوں کی طرح ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ یہ وہ خونی لوگ تھے جنہوں نے اب تک نہ جانے کتنے لوگوں، کتنے بچوں، کتنی عورتوں کو ہلاک کر ڈالا تھا۔ ان کا زندہ رہنے کا مطلب یہ تھا کہ یہ اور زیادہ عورتوں بچوں کو ہلاک کریں گے۔ ماریا نے فیصلہ کیا کہ اس جہاز کو ہی ڈبو دینا چاہیے۔

چنانچہ ماریا نے کسی دوسرے قزاق کو بالکل کچھ نہ کہا۔ وہ سیدھی نیچے جہاز کے باورچی خانے میں آگئی۔ جہاں آگ جل رہی تھی۔ اور کھانا پکایا جا رہا تھا۔ ماریا نے ایک مشعل کو آگ دکھا کر جلایا اور اسے نیچے لے جا کر اس کوٹھڑی میں پھینک دیا۔ جس میں بارود بھرا ہوا تھا۔ آگ کے پھینکتے ہی ایک بھیانک دھماکہ ہوا تھا۔ آدھا جہاز فضا میں اڑ گیا۔ ماریا بھی اس کے ساتھ فضا میں اچھل گئی۔ اس نے دیکھا کہ آدھا جہاز اڑ گیا ہے اور باقی جہاز کو آگ لگ گئی ہے۔ اور وہ بھی تیزی سے سمندر میں غرق ہو رہا ہے۔ سمندر میں خونی قزاقوں کی لاشیں تیر رہی تھیں۔ دیکھتے دیکھتے سارے کا سارا جہاز

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ڈوب کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے سمندر کی تہہ میں اُتر گیا۔

اب وہاں ظلم کا کوئی نشان باقی نہیں رہا تھا۔ ظلم و ستم کرنے والوں کو ان کے گناہوں کی سزا مل چکی تھی۔ ماریا نے اطمینان کا سانس لیا اور سمندر میں آگے جانے کی بجائے واپس ساحل سمندر کی طرف پرواز کر گئی۔ واپس وہ ٹاپو والے چھوٹے شہر میں جانے کی بجائے برازیل ملک کی بندرگاہ ڈی منگو میں آ گئی۔ اس کے دل میں ہلکا سا خیال تھا کہ شاید ناگ کیٹی اور تھیوسانگ وغیرہ اس ملک کی طرف نکل آئے ہوں۔ برازیل اس زمانے میں بہت ترقی کر چکا تھا اور بڑا خوشحال ملک تھا۔ مگر اس کے جنگلوں میں ایسے وحشی اور خونخوار قبیلے آباد تھے کہ جو کوئی باہر سے وہاں جاتا یہ وحشی لوگ اسے پکڑ کر اس کا سر کاٹ لیتے اور ایک خاص ترکیب سے اس کے سر کو چھوٹے گیند جتنا بنا کر اپنی جھونپڑی کے آگے لٹکا دیتے۔ ڈی منگو شہر میں دُور دُور سے لوگ کاروبار کرنے آتے تھے۔ بندرگاہ پر ملک ملک کے جہاز آکر ٹھہرتے اور تاجر اپنا مال فروخت کر کے وہاں سے مال لیکر اپنے وطن روانہ ہو جاتے تھے۔ یہ بڑی معروف بندرگاہ تھی۔ ماریا نے سوچا کہ یہاں کچھ دن رُک کر دیکھنا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے ناگ کیٹی جوُلی سانگ اور تھیوسانگ اِدھر آ نکلیں۔ اگرچہ وہ اسے ملک چین میں جانے کا کہہ کر گئے تھے۔ ماریا نے فیصلہ کیا کہ وہ چند روز انہیں یہاں دیکھے گی اور اگر یہاں عنبر اور جولی سانگ کا بھی کوئی سراغ نہ ملا تو وہاں سے کسی ایسے جہاز میں سوار ہو جائے گی جو ملک

چین جا رہا ہو۔

دوسری طرف پُراسرار چینی بھی لنگڑے کپتان کے جہاز میں جوُلی سانگ کا نقش بنا کر تانبے کے میڈل پر بٹھائے جہاز میں چین کی طرف جا رہا تھا۔ اس جہاز پر عنبر بھی نائب کپتان کے روپ میں سفر کر رہا تھا۔ اسے بھی ناگ ماریا کیٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ کی تلاش تھی۔ اسے یہ بالکل معلوم نہیں تھا کہ اسی جہاز میں جولی سانگ بھی سفر کر رہی ہے۔ پُراسرار چینی کی جیب میں رکھے تانبے کے میڈل پر چپک کر سفر کر رہی ہے۔ ان کے پیچھے کافی فاصلے پر ناگ اور کیٹی، تھیوسانگ بھی ایک سواریوں والے بحری جہاز میں سفر کر رہے تھے۔ یہ جہاز بھی ملک چین کی طرف جا رہا تھا۔ ابھی ان کا ایک مہینے کا سفر باقی تھا۔ ان کو ہم سمندر میں ہی چھوڑتے ہیں اور ابھی ماریا کے ساتھ ہی رہتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اس پر کیا گزرتی ہے۔

ماریا غیبی حالت میں اپنی پوری طاقت کے ساتھ زندہ تھی۔ وہ برازیل ملک کی مشرقی ساحل کی بندرگاہ ڈی منگو کے شہر میں سیر کرتی پھر رہی تھی۔ اس نے فضا میں جگہ جگہ سونگھ کر دیکھ لیا تھا کہ وہاں عنبر ناگ کیٹی اور جولی سانگ، تھیوسانگ میں سے کسی کی بھی خوشبو نہیں ہے۔ پھر بھی وہ دو چار روز تک وہیں رہ کر ان کی تلاش جاری رکھنا چاہتی تھی۔ اس زمانے میں برازیل کے جنگل بہت گھنے ہوتے تھے۔ دریائے ایمزن ان جنگلوں کے بیچ میں سے گزرتا تھا۔ یہ جنگل جنگلی درندوں، سانپوں، زہریلے بچھوؤں اور خطرناک دلدلوں سے بھرے ہوئے تھے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اگر کوئی شکاری یا مسافر ان جنگلوں میں راستہ بھول جاتا تو پھر اس کی لاش بھی نہیں ملتی تھی اگر وہ سانپ بچھوؤں، جنگلی درندوں اور سر کاٹ کر چھوٹا کرنے والے وحشی جنگلیوں سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاتا تو دریائی مگرمچھ اور آدم خور خونی چیونٹیاں اس پر ٹوٹ پڑتیں اور دیکھتے دیکھتے اسے چٹ کر جاتیں۔ ان جنگلوں میں صرف وحشی قبیلوں کے لوگ ہی رہ سکتے تھے۔ وہ اپنے جسم پر لال پیلا رنگ ملتے۔ یہ رنگ وہ مگرمچھ کی چربی میں گھول کر بناتے تھے۔ کمر کے گرد وہ درختوں کی بچھال کی جھالر باندھتے۔ ان کی عورتیں بھی مردوں کی طرح وحشی اور خونخوار ہوتی تھیں اور باہر کے کسی آدمی کو دیکھتے ہی تلوار مار کر اس کا سر کاٹ کر الگ کر دیتی تھیں۔ ان لوگوں میں جادو ٹونے کا بھی بہت بہت رواج تھا اور یہ اپنے مرنے والوں کو جلانے یا زمین میں دفن کرنے کی بجائے مردے کو آدھا زمین میں گاڑ دیتے۔ مردہ وہیں پنجر بن جاتا تھا۔ ایک قبیلے کی دوسرے قبیلے سے دشمنی ہو جاتی تو وہ ایک دوسرے کے آدمیوں اور عورتوں کو اغوا کر کے لے آتے۔ پھر ان کے سر کاٹ کر اپنے خاص طریقے سے انہیں سکیڑ کر چھوٹی ناشپاتی جتنا بنا کر اپنے گھر کے آگے لٹکا دیتے اور دشمن کے باقی دھڑ کو پکا کر کھا جاتے۔ یہ وحشی، جنگلی اور غیر مہذب قبیلے تھے۔ تہذیب اور شائستگی ان کو چھو کر بھی نہیں گئی تھی۔ ان کے اپنے بت خانے تھے جن میں وہ مگرمچھوں کے لکڑی کے بت بنا کر ان کی پوجا کرتے تھے۔ ہر قبیلے کا اپنا ایک پجاری اور جادوگر ہوتا تھا۔ جادوگر بیماریوں کا علاج

جادو سے کرتا تھا اور مردوں کو بھی جلانے کا دعویٰ کرتا تھا۔

ماریا اس سے پہلے بھی عنبر ناگ کیٹی تھیو سانگ کے ساتھ ان جنگلوں سے گزر چکی تھی۔ اسے ان جنگلوں میں کبھی رہنے کا موقع نہیں ملا تھا اور نہ وہ ایسے خطرناک جنگلوں میں رہنا ہی چاہتی تھی۔ ماریا غیبی حالت دریائے ایمیزن کے کنارے ایک جنگل میں درختوں کے اوپر اوپر اڑتی ہوئی گزر رہی تھی۔ وہ درختوں سے پندرہ بیس فٹ کی بلندی پر آہستہ آہستہ اڑتی چلی جا رہی تھی۔ ابھی تک اسے کسی طرف سے بھی عنبر ناگ کیٹی اور تھیو سانگ، جولی سانگ کی خوشبو نہیں آئی تھی۔

ماریا جنگل کا ایک چکر لگا کر واپس مڑنے ہی والی تھی کہ اسے دور سے ڈھول بجنے کی آواز سنائی دی۔ یہ ڈھول زور زور سے بج رہا تھا اور آواز قریب سے قریب آ رہی تھی۔ ماریا یہ دیکھنے کے لیے کہ شاید جنگلی لوگ رقص کر رہے ہیں۔ درختوں کے درمیان سے گزر کر نیچے آ گئی۔ کیا دیکھتی ہے کہ دور سے جنگلی وحشیوں کی ایک ٹولی ڈھول بجاتی رقص کرتی چلی آ رہی ہے۔ ہر جنگلی کے ہاتھ میں چمکتا چھرا تھا۔ انہوں نے ایک خوب صورت نوجوان کو رسیوں سے باندھ رکھا تھا اور اسے ڈھول بجاتے گھسیٹتے اپنے سردار کے پاس لے جا رہے تھے۔

ماریا کو اس نوجوان پر بہت رحم آیا۔ وہ نیچے آ گئی۔ اب وہ جنگلی لوگوں کے سروں کے اوپر ان کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔ درختوں کے درمیان گھاس کا ایک چھوٹا سا میدان آ گیا جہاں چھوٹی چھوٹی کئی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جھونپڑیاں بنی ہوئی تھیں۔ جنگلی لوگوں کے ڈھول کی خاص آواز سن کر جھونپڑیوں میں سے عورتیں بچے اور مرد باہر نکل آئے۔ انہوں نے ایک گورے چٹے نوجوان شکاری کو دیکھا تو خوشی سے نعرے لگانے لگے۔ ان کا سردار بھی اپنے جھونپڑے سے باہر آگیا۔ باہر آتے ہی اس نے حکم دیا کہ نئے شکار کو تختے کے ساتھ باندھ دیا جائے۔ میں خود اس کا سر کاٹوں گا۔ اسی وقت بد قسمت نوجوان کو درمیان میں لا کر لکڑی کے تختے کے ساتھ اس طرح باندھ دیا گیا کہ اس کی گردن تختے سے باہر تھی اور باقی جسم تختے کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ ماریا سے بھلا یہ ظلم کیسے برداشت ہو سکتا تھا۔ وہ غوطہ لگا کر نیچے گھاس پر اُتر آئی۔ کوئی اسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ ادھر جنگلی قبیلے کا سردار چھُرا ہاتھ میں لیے ڈھول تاشوں کے شور میں بدقسمت شکاری نوجوان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ماریا نوجوان کے بالکل سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔ جنگلی سردار قریب آگیا۔ قریب آکر وہ رُک گیا اس کے اور نوجوان کے درمیان ماریا کھڑی تھی۔ جس کو سردار نہیں دیکھ سکتا تھا۔ ایک دم ڈھول تاشے بند ہو گئے۔ سردار نے چھُرے والا ہاتھ اوپر اُٹھایا۔ ہر طرف سناٹا چھا گیا۔ سردار نے ایک چیخ ماری اور چھُرے کا وار کر دیا۔ مگر سب یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے کہ چھُرا سردار کے ہاتھ سے اُچھل کر دور جا گرا تھا۔

بہن کی رُوح

سردار نے قبیلے کے جادو ٹونہ کرنے والے کو آواز دی۔

"جاکش! یہاں کوئی بد روح آگئی ہے۔ اسے قابو کرو۔"

ایک لمبی داڑھی والا جنگلی چھلانگ لگا کر سردار کے پاس آ گیا۔ اس کی گردن میں ہڈیاں لٹک رہی تھیں۔ ایک ہاتھ میں انسانی بازو کی ہڈی تھی۔ اس نے رقص کرنا شروع کر دیا۔ پھر چیخ کر بولا۔

"سردار! یہاں کوئی بد روح نہیں ہے۔"

ماریا ہنس پڑی۔ یہ نقلی جادوگر ماریا کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔ سردار نے ایک بار پھر چھُرا اُٹھا کر نوجوان کی گردن کاٹنے کے لیے اس پر حملہ کیا۔ اس بار ماریا نے سردار کے ہاتھ سے چھُرا چھین لیا۔ ماریا کے ہاتھ میں آتے ہی چھُرا غائب ہو گیا۔ اب سردار ہکا بکا ہو گیا۔ سب جنگلی بھی چپ ہو کر ڈر گئے کہ یہاں ضرور کوئی دیوی دیوتا کی روح آگئی ہے۔ جو اس نوجوان کو بچانا چاہتی ہے۔ جنگلی جادوگر نے کہا۔

"سردار! چھُرا اس نوجوان کے جادو سے غائب ہوا ہے۔ یہ جادوگر ہے۔ اس کو فوراً آگ میں ڈال

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہ جلا دو۔»

سردار نے اسی وقت حکم دیا کہ نوجوان قیدی کے اردگرد لکڑیاں ڈال کر آگ لگا دی جائے۔ ایک لکڑی کو آگ لگی تو ماریا نے اسے اٹھا کر دور پھینک دیا۔ اب سردار نے چلا کر کہا۔

« جاکش! تم کوئی اپنا منتر کیوں نہیں پڑھتے؟ اس بدروح کو ہلاک کر ڈالو۔»

جاکش ایک بار پھر رقص کرنے لگا۔ ماریا نے آگے بڑھ کر جنگلی جادوگر کو اٹھا کر دور پھینک دیا۔ وہ تو وہیں سہم کر بیٹھ گیا۔ سارے جنگلی ڈاکو بھاگ گئے۔ وہاں صرف سردار ہی رہ گیا۔ ماریا نے آواز کو بھاری بنا کر کہا۔

« تم مسافروں کو قتل کرتے ہو۔ تم قاتل ہو آج تمہاری گردن کاٹ دی جائے گی۔»

سردار نے کسی غیبی روح کی بھاری آواز سنی تو دہشت سے تھر تھر کانپنے لگا۔

ماریا نے کہا۔

« اس نوجوان کو آزاد کر دو۔ پھر تم سے بات ہوگی۔»

سردار نے جلدی سے نوجوان کو کھول دیا۔ گورے چٹے خوش شکل نوجوان نے خدا کا شکر ادا کیا۔ وہ بھی ماریا کی آواز سن رہا تھا اور حیران تھا کہ یہ کون روح ہے جو اس کی جان بچانے وہاں آگئی ہے۔ وہ وہاں سے جانے لگا تو ماریا نے کہا۔

« نوجوان! تم ابھی ٹھہرو۔»

نوجوان وہیں رک گیا۔ سردار نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

« اے دیوتا کی روح! مجھے معاف کر دو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کسی مسافر کی گردن نہیں کاٹوں گا۔ جو مسافر یہاں آئے گا۔ اس کی خدمت کروں گا۔»

ماریا بولی۔

« اگر تم نے اپنے عہد کو توڑا تو یاد رکھو۔ میں ایک لمحے میں یہاں واپس آکر تمہاری گردن اڑا دوں گی۔»

سردار نے کہا۔

« ایسا کبھی نہیں ہوگا نیک روح! میں وعدہ کرتا ہوں۔ اگر میں نے اپنا وعدہ توڑا تو تم مجھے جو چاہے سزا دے دینا۔»

ماریا کہنے لگی۔

« ٹھیک ہے۔ میں تمہاری بات پر یقین کر لیتی ہوں۔ لیکن اگر تم اپنے وعدے سے پھر گئے تو تمہاری گردن کاٹ کر اسی طرح تمہارے دروازے پر لٹکا دوں گی۔»

سردار نے نوجوان کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

« بھائی! اگر تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتاؤ۔ میں تمہاری ہر خدمت کرنے کے لیے تیار ہوں۔»

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نوجوان سیاح نے کہا۔

"میں جنگل میں راستہ بھول گیا تھا۔ میں شکاری نہیں سیاح ہوں۔ اور ایک ضروری کام کے سلسلے میں ملک چین جا رہا ہوں۔ مجھے صرف تم یہ بتا دو کہ یہاں سے برازیل کی مشرقی بندرگاہ کون سی ہے جہاں مجھے چین جانے کے لیے کوئی جہاز مل جائے گا۔"

سردار نے کہا۔

"میں تمہارے ساتھ ایک آدمی کر دیتا ہوں۔ وہ تمہیں اِس جنگل سے نکال کر بندرگاہ تک پہنچا دے گا کیونکہ یہ جنگل خطرناک دلدلوں اور جنگلی درندوں اور زہریلے سانپوں سے بھرا ہوا ہے۔ تم اکیلے سفر نہیں کر سکو گے۔"

نوجوان سیاح نے کہا۔

"اے نیک دل روح! میں تمہارا بھی شکر گزار ہوں کہ نہ صرف تمہاری وجہ سے میری جان بچی بلکہ مجھے جنگل میں راستہ بھی مل گیا۔"

ماریا خاموش رہی۔ سردار نے کہا۔

"نیک دل دیوی کی روح شاید چلی گئی ہے۔"

جاکش جنگلی جادوگر آہستہ سے بولا۔

"میں بھی جاتا ہوں سردار۔"

جاکش جنگلی جادوگر اپنی جھونپڑی کی طرف چل دیا۔ سردار نے نوجوان سیاح کے ساتھ اپنا ایک خاص آدمی کر دیا جو اسے لے کر جنگل میں ایک طرف روانہ ہو گیا۔ ماریا کے دل میں خیال آیا کہ اِس نوجوان کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ ہو سکتا ہے راستے میں یہ جنگلی اسے ہلاک کر دے اور اس کا سر کاٹ کر لے جائے چنانچہ ماریا بھی اس کے اوپر اوپر چلنے لگی۔

وہ جنگل میں سے گزر رہے تھے۔ آگے جا کر جنگل بہت گھنا ہو گیا۔ جنگلی اسے دلدلوں سے بچا کر چل رہا تھا۔ ماریا بھی ساتھ ساتھ تھی۔ اس نے سوچا کہ وہ برازیل کے مشرقی ساحل تک جاتی ہے اور وہاں عنبر ناگ تھیو سانگ کیٹی اور جولی سانگ کا سراغ لگانے کی کوشش کرے گی۔ نوجوان سیاح اپنے جنگلی رہنما کے ساتھ سارا دن جنگل میں سفر کرتا رہا۔ ان میں سے کسی کو یہ علم نہیں تھا کہ ماریا بھی اُن کے ساتھ ساتھ سفر کر رہی ہے۔ رات کو جنگلی رہنما جنگل میں سے ایک ہرن مار کر لے آیا۔ انہوں نے وہیں آگ جلا کر ہرن کو بھون کر کھایا اور نوجوان سیاح سو گیا۔ جنگل میں

اگرچہ اندھیرا تھا مگر ماریا جنگلی کو اچھی طرح سے دیکھ سکتی تھی۔ وہ اُس کے قریب ہی ایک درخت کے نیچے بیٹھی تھی۔ جنگلی کچھ دیر خاموش بیٹھا رہا پھر اُس نے اِدھر اُدھر دیکھا اور آہستہ سے اپنا خنجر نکال لیا۔ ماریا چونک پڑی۔ وہ لپک کر اس کے پاس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آ گئی ۔ جنگلی کے ارادے نیک نہیں تھے ۔ وہ دبے پاؤں نوجوان سیاح کی طرف بڑھا ۔ وہ اُس کا سر کاٹ ڈالنا چاہتا تھا ۔ اس سے پہلے کہ ماریا جنگلی کا ہاتھ پکڑ کر اُسے پیچھے کھینچتی اچانک نوجوان سیاح کی آنکھ کھل گئی ۔ اس نے جنگلی کو خنجر ہاتھ میں تھامے اپنی طرف آتے دیکھا تو اُچھل کر دوسری طرف ہو گیا ۔ جنگلی نے وار کر دیا ۔

ماریا نے جنگلی کو گردن سے پکڑ کر ایک طرف گرا دیا ۔

نوجوان سیاح اُٹھ کر جنگلی کے اوپر گرا اور اسے دبوچ کر بولا ۔

"تم نے اپنے سردار سے جو وعدہ کیا تھا اس کے خلاف جاتے ہوئے میرا سر کاٹنا چاہتے تھے ۔ مگر میں تمہیں معاف کرتا ہوں ۔ اس لیے کہ میں جس مقدس کام کے لیے جا رہا ہوں ۔ اس کے سفر میں مجھ پر کسی کو نقصان پہنچانا منع ہے ۔"

جنگلی نے ہاتھ باندھ کر کہا ۔

"مجھے معاف کر دو ۔ مگر تمہیں نیک روح کا شکریہ ادا کرنا ہوگا ۔ جس نے مجھے تم پر حملہ نہیں کرنے دیا ۔ اور ایک طرف گرا دیا ۔"

نوجوان سیاح نے اندھیرے میں ادھر اُدھر دیکھا پھر بولا ۔

"میں نیک روح کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ اور میں تمہاری قسمت کا فیصلہ نیک دل روح پر ہی چھوڑتا ہوں

ماریا نے اب اپنی اصلی آواز میں کہا ۔

"تم نے اسے معاف کر دیا ہے ۔ ٹھیک ہے اسے معاف کر دو ۔ مگر یہ تمہیں جنگل میں راستہ ضرور دکھائے گا ۔ پھر یہ واپس چلا جائے گا ۔"

ماریا نے جنگلی کی گردن کو دبوچا تو اس کی چیخ نکل گئی ۔

ماریا نے کہا ۔

"اب اگر تو نے ایسی کوئی حرکت کی تو میں تمہیں وہیں ہلاک کر ڈالوں گی ۔"

جنگلی کو پسینے آ رہے تھے بولا ۔

"دیوی ! میری جان بخشی کر دے ۔ میں اب کبھی ایسا سوچوں گا بھی نہیں ۔"

ماریا نے نوجوان سیاح سے کہا ۔

"اب تم آرام کر سکتے ہو ۔ میں تمہاری حفاظت کروں گی ۔"

نوجوان سیاح سو گیا ۔

دوسرے دن انہوں نے اپنا سفر دوبارہ شروع کر دیا ۔ اسی طرح سفر کرتے کرتے یہ تینوں برازیل کے مشرقی ساحل کی بندرگاہ پر جا پہنچے ۔ وہاں سے بادبانی جہاز ملک چین کی طرف جاتے تھے ۔ یہاں سے جنگلی کو واپس بھیج دیا گیا ۔ اب ماریا نے نوجوان سیاح سے پوچھا کہ وہ کون سے مقدس سفر پہ چین جا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہا ہے؟ نوجوان سیاح نے ایک آہ بھر کر کہا۔
"اے نیک روح! میرا نام ماشان ہے۔ میں برازیل کے ایک شہر میں سوداگری کرتا ہوں۔ میرے ماں باپ بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ صرف ایک چھوٹی بہن ماگی تھی۔ باپ سے ورثے میں ہمیں کافی جائیداد اور کاروبار ملا۔ ہم بڑے ہوئے تو ہم نے کاروبار سنبھال لیا۔ میں اپنی چھوٹی بہن ماگی کے ساتھ ہنسی خوشی رہ رہا تھا اور اس کی شادی کی تیاریاں کر رہا تھا کہ ایک روز ہمارے گھر ایک عورت آئی جس نے ماگی کو پیار کیا اور کہا وہ اس کی قسمت کا حال بتا سکتی ہے۔ ماگی کو بڑا شوق ہوا وہ اس سے اپنی قسمت کا حال پوچھنے بیٹھ گئی۔ عورت نے کہا چلو باغ میں چل کر بیٹھتے ہیں۔ وہ ماگی کو گھر کے پچھواڑے باغ میں لے گئی۔ میں نے کوئی خیال نہ کیا۔ میں اپنے کام میں لگ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ماگی کو دیکھنے گیا تو وہ وہاں پر نہیں تھی۔ عورت بھی غائب تھی۔ مجھے فکر لگی۔ نوکروں کو اس کی تلاش میں بھیجا۔ مگر ماگی اور عورت کہیں نہ ملی۔ میں غم سے نڈھال ہو گیا۔ مجھے اپنی چھوٹی بہن ماگی سے بہت پیار تھا۔ میری ایک ہی بہن تھی اور دو

روز بعد اس کی شادی ہونے والی تھی۔ ہفتے اور پھر مہینے گزر گئے اور میری بہن ماگی کا کچھ پتہ نہ چلا۔ میں نے بڑی دولت خرچ کی اور دوسرے ملکوں میں جاسوس بھجوائے کہ وہ میری بہن کو جہاں کہیں وہ ہو تلاش کریں۔ سب ملکوں سے جاسوسوں نے واپس آ کر بتایا کہ انہیں ماگی کہیں نہیں ملی۔ لیکن چھ ماہ بعد ملک چین سے میرا ایک جاسوس آیا تو اس نے مجھے یہ خبر دی کہ میری بہن ماگی کو ایک عورت اور اس کے ساتھی برازیل سے اٹھا کر ملک چین لے گئے تھے۔ وہاں وہ مر گئی اور چین کے ایک شہر کاشان کے باہر دریائے زرد کے کنارے ایک جنگل میں اس کی قبر موجود ہے۔ جہاں اسے دفن کیا گیا تھا۔ مجھے بہت صدمہ ہوا۔ جب غم ہلکا ہوا تو مجھے خیال آیا کہ ایک بار میری چھوٹی بہن نے مجھے کہا تھا کہ میرے پیارے بھائی ماشان! اگر کبھی میں مر جاؤں اور تم مجھ سے بات کرنا چاہو تو کسی چاندنی رات کو میری قبر پر آ کر مقدس کتاب کے اشلوک ایک سو بار پڑھنا۔ پھر میری روح اپنی قبر سے نکل کر تمہارے پاس آ کر تم سے باتیں کرے گی۔ چنانچہ اب میں اپنی بہن کی روح سے ملاقات کرنے جا رہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوں ۔ یہ میری کہانی ہے ۔“

ماریا نے پوچھا ۔

”کیا تمہیں خبر ہے کہ تمہاری بہن کی قبر کس جگہ پر ہے ؟“

ماشان بولا ۔

”ہاں میرا جاسوس اس قبر کو دیکھ کر آیا ہے ۔ اس نے مجھے سارا پتہ بتا دیا ہے ۔ جاسوس نے یہ بھی بتایا تھا کہ میری بہن کو چین کے ایک ایسے خطرناک اور پُراسرار گروہ نے اغوا کیا تھا ۔ جن کے آدمی ملک ملک پھر کر ایسی لڑکیاں اغوا کر کے لاتے ہیں ۔ جن کی شادی ہونے والی ہوتی ہے ۔ پھر وہ ان لڑکیوں کو دلہن بنا کر ان پر کوئی عمل کرتے ہیں اور اس کے بعد انہیں ہلاک کر کے دفن کر دیتے ہیں ۔“

ماریا کہنے لگی ۔

”تمہاری کہانی تو بہت پُراسرار ہے ۔ میں تمہارے ساتھ تمہاری بہن کی قبر پر جاؤں گی ۔“

ماشان نے آہ بھر کر کہا ۔

”اے نیک روح ! تمہارا شکریہ ۔ اگر تم میری جان نہ بچاتیں تو میں زندگی میں کبھی بھی بہن کی قبر پر نہ جا سکتا تھا ۔ مگر مجھے یہ بتاؤ کہ تم جنگل میں کیسے آ گئی تھیں ؟“

ماریا نے کہا ۔

”پہلی بات تو یہ ہے کہ میں روح نہیں ہوں ۔“

نوجوان ماشان حیرانی سے تکنے لگا ۔ اسے ماریا دکھائی نہیں دے رہی تھی مگر جدھر سے ماریا کی آواز آ رہی تھی ۔ وہ اُدھر ہی دیکھ رہا تھا ۔ کہنے لگا ۔

”اگر تم روح نہیں ہو تو پھر تم غائب کس طرح ہو ؟“

ماریا نے کہا ۔

”یہ ایک راز ہے جس کو تم راز ہی رہنے دو تو بہتر ہے ۔ بہرحال میں تمہاری مدد کرنا چاہتی ہوں اور تمہیں تمہاری بہن کی قبر پر پہنچانا چاہتی ہوں مگر چین کا ملک بہت دور ہے ۔ تم کو وہاں پہنچتے پہنچتے کئی مہینے لگ جائیں گے ۔“

نوجوان ماشان بولا ۔

”میں کسی اور طرح سے سفر بھی نہیں کر سکتا ۔ مجھے اسی طرح بادبانی جہاز میں ہی سفر کرنا پڑے گا ۔“

ماریا نے کہا ۔

”اگر میں چاہوں تو تمہیں ایک دن میں چین پہنچا سکتی ہوں ۔“

نوجوان ماشان حیران سے بولا ۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے بہن ؟“

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماریا نے کہا۔

"میرا نام ماریا ہے۔ تم مجھے ماریا کے نام سے پکارا کرو۔ تمہاری پیاری بہن کی موت کی وجہ سے مجھے تم سے ہمدردی ہو گئی ہے۔ ہاں۔ تو میں تمہیں اس طرح لے جا سکتی ہوں کہ تم میرے کاندھے پر بیٹھ جاؤ گے اور میں تمہیں لے کر اُڑ جاؤں گی۔"

ماشان ہنس پڑا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے ماریا بہن؟"

ماریا نے کہا۔

"یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں اپنے کاندھے پر بٹھا لوں گی۔ اس وقت تمہارا کوئی وزن نہیں ہوگا۔ تم نظر بھی نہیں آؤ گے اور میں تمہیں لے کر اُڑنا شروع کر دوں گی۔"

ماشان کہنے لگا۔

"مجھے جھجک سی لگتی ہے۔ ایک بار غائب ہو کر کیا میں دوبارہ انسانی شکل میں آ جاؤں گا؟"

ماریا نے کہا۔

"کیوں نہیں۔ جب میں تمہیں اپنے کاندھے سے اتار کر زمین پر رکھوں گی تو تم نظر آنے لگو گے۔"

ماشان کہنے لگا۔

"یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔ پھر میں تیار ہوں اس طریقے سے میں اپنی بہن ماگی کی قبر پر جلدی پہنچ جاؤں گا۔ تم مجھے اپنے کاندھے پر اُٹھا لو بہن ماریا!"

ماریا نے کہا۔

"تو پھر تیار ہو جاؤ۔"

اور ماریا نے ماشان کو اُٹھا کر اپنے کاندھے پر بٹھا لیا۔ ماریا کے کاندھے پر بیٹھتے ہی ماشان اپنی نظروں سے بھی غائب ہو گیا۔ بڑے جوش کے ساتھ بولا۔

"ماریا بہن! میں غائب ہو گیا ہوں۔ میں غائب ہو گیا ہوں۔"

ماریا ہنس کر بولی۔

"اب میں اُڑنے لگی ہوں۔"

اور ماشان نے محسوس کیا کہ وہ زمین سے بلند ہو گیا ہے اور درختوں میں گزر کر بلند ہوتا جا رہا ہے۔ اسے سنائی بھی دے رہا تھا۔ دکھائی بھی دے رہا تھا۔ ماریا نے ہوا میں اُڑان بھری اور بلند سے بلند تر ہوتی گئی۔ چند لمحوں میں ماشان نے نیچے دیکھا تو جنگل اور اس کے ہرے بھرے درخت بہت نیچے چھوٹے چھوٹے نظر آ رہے تھے۔ ماشان نے آنکھیں بند کر لیں۔ اور ماریا کے ساتھ لگ گیا۔ کہنے لگا۔

"بہن ماریا! میں تو ہوا میں اُڑ رہا ہوں۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماریا نے کہا۔

"تم اسی طرح اُڑتے رہو گے اور ہم شام ہونے تک ملک چین پہنچ جائیں گے۔ مجھے معلوم ہے ملک چین جنوب مشرق کی طرف ہے۔ ہم اس وقت سمندر کے اوپر آ گئے ہیں۔"

ماشان نے دیکھا کہ نیچے چاروں طرف سمندر ہی سمندر تھا۔ ماشان نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ فضا میں بڑی تیزی سے اُڑا جا رہا ہے۔ اُس وقت اُس کے پیچھے سورج سمندر میں غروب ہو رہا تھا۔ ماشان کو کچھ اندازہ نہیں تھا کہ وہ کب تک ماریا کے کندھے پر بیٹھا فضا میں اُڑتا رہا پھر اس نے محسوس کیا کہ ماریا نیچے غوطہ لگا رہی ہے۔ اس نے پوچھا کہ کیا ہم اپنی منزل پر پہنچ گئے ہیں؟ ماریا نے کہا۔

"میں بہت مدت ہوئی ایک بار چین کے ملک میں آئی تھی۔ اب میں اسے پہچانتی نہیں ہوں۔ لیکن مجھے سمندر کے پار ایک ملک کی زمین دکھائی دے رہی ہے۔ میں وہاں اُتر رہی ہوں۔ کسی سے پتہ کریں گے کہ یہ کون سا ملک ہے۔"

ماشان نے نیچے دیکھا تو وہاں اُسے جگہ جگہ روشنی نظر آ رہی تھی۔ شاید یہ کوئی چھوٹا قصبہ تھا۔ ماریا اس قصبے کے باہر

زمین پر اُتر گئی۔ یہاں اندھیرا ہونے لگا تھا۔ رات کا پہلا پہر شروع ہو رہا تھا۔ زمین پر اُترتے ہی ماشان پھر سے نظر آنے لگا۔ وہ حیران ہو کر اپنے آپ کو دیکھ کر بولا۔

"ماریا بہن! یہ تجربہ مجھے ساری زندگی یاد رہے گا۔ اب میں کسی سے پوچھتا ہوں کہ یہ کون سا ملک ہے۔ کون سا قصبہ ہے۔ تم میرے ساتھ ہو نا؟"

ماریا نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں تمہارے ساتھ ہی رہوں گی۔"

قصبے کے مکان چینی طرز کے تھے۔ ہر گھر میں لالٹین جل رہی تھیں۔ بازار میں کچھ دکانیں کھلی تھیں۔ لوگوں کی شکلیں بھی چینی تھیں۔ ماشان نے ماریا سے کہا۔

"ماریا بہن! یہ لوگ چینی ہیں۔ ہم ملک چین میں آ گئے ہیں۔"

ماریا نے کہا۔

"کسی سے پوچھو کہ یہ کون سا قصبہ ہے اور کاشان نام کا شہر کہاں پر واقع ہے۔"

ماشان نے ایک راہ گیر سے پوچھا۔

"بھائی! یہ کون سا قصبہ ہے اور ملک کون سا ہے؟"

اس آدمی نے تعجب سے ماشان کو دیکھا اور بولا۔

"تم مجھے کسی دوسرے ملک کے مسافر لگتے ہو۔ یہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ملک چین کا قصبہ ہیووانگ ہے۔ تم کہاں جانا چاہتے ہو؟"

ماشان نے کہا۔

"مجھے دریائے زرد کے کنارے جو کاشان نام کا شہر ہے وہاں جانا ہے۔"

چینی نے کہا۔

"کاشان یہاں سے ایک رات کے سفر پر جنوب کی طرف ہے۔ تم رات قصبے میں میرے مکان پر گزارو کل صبح یہاں سے ایک قافلہ کاشان جانے والا ہے تم اس کے ساتھ چلے جانا۔"

ماشان کو پتہ تھا کہ وہ تو اُڑ کر بھی کاشان جا سکتا ہے اس نے کہا۔

"بھائی! کیا تم مجھے اندازے سے بتا سکتے ہو کہ کاشان یہاں سے کس سمت کو ہے؟"

چینی نے ہنس کر مذاق سے پوچھا۔

"کیوں؟ کیا تم وہاں اُڑ کر جاؤ گے؟"

ماشان ہنس دیا۔ بولا۔

"نہیں۔ لیکن میں اپنی تسلی کے لیے پوچھنا چاہتا ہوں۔"

چینی نے جنوب کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"یہاں سے جنوب کی طرف ایک بہت بڑا صحرا ہے

اس صحرا کے بعد ایک جنگل آتا ہے۔ جب جنگل ختم ہو جائے گا تو پھر دریائے زرد آئے گا۔ اس دریا کا پانی زرد رنگ ہے۔ اس کے دوسرے کنارے پر پرانے زمانے کا شہر کاشان آباد ہے۔"

یہ ماریا بھی سن رہی تھی۔ جب چینی چلا گیا تو ماریا نے اشان سے کہا۔

"ماشان! بہتر یہ ہے کہ تم اسی جگہ سے میرے کاندھے پر بیٹھ جاؤ اور اُڑن کھٹولے پر بیٹھ کر کاشان کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔ ہم راتوں رات وہاں پہنچ جائیں گے۔"

ماشان بولا۔

"یہی ٹھیک رہے گا۔ تم مجھے اٹھا کر کاندھے پر بٹھاؤ۔" ماریا نے ماشان کو اپنے کاندھے پر بٹھا لیا ھا اور اب کاشان کی طرف پرواز کر رہی تھی۔ اتفاق سے ہ چاندنی رات تھی۔ تھوڑی دیر بعد پورا چاند نکل آیا۔ جس ے نیچے کے جنگل روشن ہو گئے۔ ماشان نے کہا۔

"ماریا بہن! یہ چاندنی رات ہے۔ ہم آج رات ہی ماگی بہن کی قبر پر پہنچ کر اس کی روح سے باتیں کر سکتے ہیں۔" ماریا بولی۔

"کیوں نہیں۔ میں تمہیں تھوڑی دیر میں کاشان شہر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے باہر لے چلوں گی۔ پھر تم اپنی بہن ماگی کی قبر تلاش کر لینا اور اس کی روح سے بات کر کے اس کی خواہش پوری کر دینا۔"

اُڑتے اُڑتے نیچے صحرا آگیا۔ چاندنی رات میں صحرا چمک رہا تھا اور بڑا خوب صورت لگ رہا تھا۔ صحرا ختم ہوا تو جنگل آ گیا۔ یہاں تک پہنچتے پہنچتے ماریا کو دو گھنٹے لگ گئے۔ جب رات آدھی ہوئی تو جنگل ختم ہو گیا اور سامنے زرد رنگ کا دریا اور اس کے پیچھے کاشان شہر کے اونچے مکانوں اور عبادت گاہوں کی روشنیاں نظر آنے لگیں۔ ماشان نے خوش ہو کر

"ماریا بہن! یہی کاشان شہر لگتا ہے"

ماریا بولی۔

"لگتا نہیں بلکہ یہ کاشان شہر ہی ہے۔ میں دریا پار شہر کے ایک دروازے سے کچھ دور اترتی ہوں"

ماریا شہر کے بڑے دروازے سے کچھ دور ایک چبوترے کے پاس اتر گئی۔ یہاں کوئی آدمی نہیں تھا۔ آدھی رات ہو جانے کی وجہ سے شہر کے لوگ گہری نیند سو رہے تھے۔ مگر مکانوں اور عبادت گاہوں کے باہر چینی طرز کی لالٹینیں روشن تھیں۔ ماشان زمین پر اترتے ہی نظر آنے لگا۔ اس نے ماریا سے

"میری بہن کی قبر شہر کے قبرستان میں ہے اور میرے جاسوس نے مجھے بتایا تھا کہ قبر کے کتبے پر

ماگی کا نام لکھا ہوا ہے۔ مگر وہ نام چینی زبان میں لکھا گیا ہے۔ میں چینی زبان پڑھ نہیں سکتا۔"

ماریا نے کہا۔

"میں پڑھ لوں گی۔ تم قبرستان کی طرف چلو۔"

کسی شہر کے قبرستان کو تلاش کرنا زیادہ مشکل نہیں ہوتا۔ چنانچہ ماشان نے بھی شہر کے باہر چلتے چلتے ایک جگہ کچھ قبریں چاندنی رات میں دیکھیں۔ یہ چینی قبرستان تھا۔ اس نے

"ماریا بہن! ضرور یہی وہ قبرستان ہے جہاں میری بہن ماگی کی قبر ہے۔ آؤ اسے تلاش کرتے ہیں"

ماریا اور ماشان قبرستان میں گھوم پھر کر ماگی کی قبر ڈھونڈنے لگے۔ وہاں کئی قبریں تھیں۔ کچھ نئی کچھ پرانی۔ کچھ قبریں ٹوٹ پھوٹ گئیں تھیں۔ آخر کاشان ایک قبر کو ڈھونڈنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس قبر پر صرف ایک ہی نام لکھا تھا۔ ماریا نے اس نام کو پڑھ کر کہا۔

"ماشان! یہی تیری چھوٹی بہن کی قبر ہے۔ اس کے کتبے پر ماگی لکھا ہے۔"

ماشان اداس ہو گیا۔ اس نے جھک کر قبر کو بوسہ دیا پھر آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر آنسو بہانے لگا۔ ماریا خاموش اس کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پاس کھڑی رہی۔ وہ چاہتی تھی کہ ماشان اپنی بہن کے غم کا غبار ہلکا کر لے۔ جب ماشان کا دل ہلکا ہوا تو اس نے آنسو پونچھے اور بولا۔

"ماریا بہن! کیا تم یہاں موجود ہو؟"

ماریا نے کہا۔

"ہاں ماشان بھائی۔ میں تمہارے قریب ہی ہوں"

ماشان نے آنسو خشک کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے اپنی چھوٹی بہن بہت پیاری تھی۔ دو روز بعد اس کی شادی ہونے والی تھی۔ مگر خدا کو یہی منظور تھا"

پھر آہ بھر کر اس نے اپنی بہن کی قبر پر لگے ہوئے پتھر کے کتبے کو دیکھا اور بولا۔

"اب میں چاہتا ہوں کہ اپنی بہن کی روح سے بات کروں، یہ اس کی بھی خواہش تھی۔ اور اب میری بھی خواہش ہے۔ چاندنی رات بھی ہے۔ تم میرے پاس ہی رہنا ماریا بہن۔ مجھے مقدس کتاب کے اشلوک یاد ہیں۔ رات جا رہی ہے۔ میں پڑھنا شروع کرتا ہوں"

ماریا نے کہا۔

"تم اطمینان سے اشلوک پڑھو۔ میں تمہارے پاس سے کہیں نہیں جاؤں گی"

ماشان بولا۔

"اگر میری بہن کی روح نے تمہارے بارے میں پوچھا تو میں اسے بتا دوں گا کہ یہ میری بہن ماریا ہے اور کسی وجہ سے دکھائی نہیں دیتی۔ کیا تم مجھے اتنا کہنے کی اجازت دیتی ہو؟"

ماریا نے کہا کہ تمہیں میری طرف سے یہ کہنے کی اجازت ہے۔

ماشان نے قبر کے ایک طرف جگہ صاف کی اور وہاں بیٹھ کر مقدس کتاب کے اشلوک پڑھنے لگا۔ وہ ایک ایک اشلوک بڑی تسلی اور توجہ سے پڑھ رہا تھا۔ جب اس نے پورے اشلوک پڑھ لیے تو اس نے قبر پر پھونک ماری اور کہا۔

"میری پیاری بہن ماگی! میں نے تیرے کہنے کے مطابق اشلوک پڑھ دیئے ہیں۔ اب تو قبر میں سے روح کی شکل میں آکر مجھ سے باتیں کر"

ماریا اور ماشان بڑے غور سے قبر کو تک رہے تھے۔ جو چاندنی رات میں بڑی پُراسرار لگ رہی تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چھتری والی قبر

قبر میں سے کوئی روح نہ نکلی۔

ماشان نے اپنی بہن کی روح کو چھ سات بار آواز دی۔ ہر بار پھونک ماری مگر ماشان کی بہن ماگی کی روح باہر نہ آئی۔ ماریا نے کہا۔

"تم نے اشلوک پورے پڑھے تھے؟"

"ہاں" ماشان نے کہا۔ "جتنی بار ماشان نے مجھے کہا تھا میں نے اتنی ہی بار اشلوک پڑھے تھے۔"

"پھر اس کی روح باہر کیوں نہیں آئی؟" ماریا نے تعجب سے کہا۔

ماشان نے ٹھنڈا سانس بھر کر مایوسی سے کہا۔

"معلوم ہوتا ہے میری بہن کی روح جنت میں بہت دور نکل گئی ہے۔"

ماریا کے ذہن میں ایک خیال آیا۔ اس نے ماشان سے کہا۔

"ماشان تم یہیں بیٹھنا۔ میں ذرا قبر کے اندر جا کر دیکھتی

ہوں۔"

ماریا ایک لمحے میں قبر کے اندر اُتر گئی۔ وہ یہ دیکھ کر دنگ رہ گئی۔ کہ قبر خالی پڑی تھی۔ قبر میں کوئی لاش نہیں تھی۔ ماریا تیزی سے قبر سے باہر آگئی اور ماشان سے کہا۔

"ماشان! قبر میں تو کوئی لاش نہیں ہے۔ پھر روح کہاں سے آئے گی؟"

ماشان تو یہ سُن کر اپنی جگہ پر ہل گیا۔ اسے ماریا کی بات کا اعتبار نہیں آرہا تھا۔ اس نے کہا۔

"ماریا بہن! کیا تم نے قبر میں اچھی طرح دیکھا تھا؟"

ماریا بولی۔

"یہ تم مجھے کہہ رہے ہو؟ تم کو شک ہے تو قبر کھول کر دیکھ لو۔ ٹھہرو۔ میں قبر کو کھولے دیتی ہوں۔"

اور ماریا نے بڑی تیزی سے اپنی طاقت سے کام لیتے ہوئے قبر کی مٹی ہٹانی شروع کر دی۔ دیکھتے دیکھتے قبر کھل گئی۔ ماشان نے قبر میں جھانک کر دیکھا۔ وہاں اس کی بہن کی لاش نہیں تھی۔ وہ قبر میں اُتر گیا۔ چاندنی میں قبر بالکل خالی تھی۔ کسی لاش کی ہڈی تک وہاں نہیں مل رہی تھی۔ اب تو ماشان کو حیرت بھی ہوئی اور خوشی بھی۔ خوشی اس لیے کہ ہو سکتا ہے اس کی بہن زندہ ہو۔ وہ قبر سے باہر آگیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس نے کہا۔

"ماریا بہن! اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ میری بہن کو انہوں نے یا تو کسی دوسری جگہ دفن کیا ہے۔ اور لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے قبر کے کتبے پر میری بہن کا نام "ماگی" لکھ دیا ہے۔ اور یا پھر اِسے دریا میں ڈبو دیا گیا ہے۔"

ماریا بولی۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ تمہاری بہن زندہ ہو۔"

ماشان جس طرف سے ماریا کی آواز آئی تھی اس طرف دیکھتا رہ گیا۔ ٹھیک اس وقت جیسے کسی غیبی آواز نے اس کے کان میں سرگوشی کی کہ تمہاری بہن زندہ ہے۔ ساتھ ہی اُس پر مایوسی نے حملہ کیا اور اس نے سر جھکا دیا۔ پھر کہنے لگا۔

"ماریا بہن! دل میں کوئی کہہ رہا ہے کہ میری بہن زندہ ہے۔ مگر سوچتا ہوں کہ میری بہن اتنی ڈور بڑے ہی خطرناک اور جرائم پیشہ لوگوں کے پاس تھی وہ کہاں زندہ رہی ہو گی۔"

ماریا نے کہا۔

"ماشان! زندگی اور موت صرف خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اگر خدا کی مرضی یہ ہے کہ تمہاری بہن ماگی

زندہ رہے تو وہ ہر حالت میں زندہ رہے گی۔"

ماشان کہنے لگا۔

"اگر وہ زندہ ہے تو کہاں ہو گی؟"

ماریا نے جواب دیا۔

"اس کا سراغ لگانا ہو گا۔ اس کے لیے ہمیں جاسوسی کرنی ہو گی۔ یہ کوئی بڑا ہی خطرناک اور خفیہ قسم کا گروہ ہے۔ جن کی سرگرمیاں انتہائی ناقابلِ یقین اور انسانیت سوز ہیں۔ ان کا سراغ لگانا آسان کام نہیں۔ مگر ہم کوشش ضرور کریں گے۔"

ماشان اور ماریا چلتے ہوئے قبرستان میں بنی ہوئی پتھر کی ایک چھتری کے نیچے آ گئے۔ یہ پتھر کی سیاہ چھتری ایک قبر کے اوپر بنی تھی۔ قبر پر جنگلی گھاس کے خوشے اُگے ہوئے تھے۔ ماریا نے کہا۔

"ہم قبر کو کھلا ہی چھوڑ آئے ہیں۔ یہ ہم نے غلط کام کیا ہے۔ ٹھہرو۔ میں قبر کو پھر سے بند کر کے آتی ہوں۔"

ماریا تیزی سے قبر کی طرف چلی گئی۔ اس نے جلدی جلدی قبر میں مٹی ڈالنی شروع کر دی۔ اس کے پیچھے ماشان چاندنی رات میں سیاہ چھتری والی قبر کے پاس چپ چاپ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بیٹھا سوچ رہا تھا کہ میری پیاری بہن اگر زندہ ہے تو کہاں ہوگی۔ اپنی بہن کی قبر خالی دیکھ کر اُسے خوشی ہوئی تھی۔ اور دل میں یہ اُمید پیدا ہو گئی تھی کہ ماگی زندہ ہوگی اور اگر وہ زندہ ہے۔ تو اُسے ضرور تلاش کروں گا۔ اس کے ارد گرد قبرستان میں خاموشی تھی۔ قبرستان میں خاموشی نہیں ہوگی تو اور کہاں ہو گی بھلا۔ باہر سے بھی کسی جانور کے بولنے یا بیل گاڑی کے چلنے کی آواز نہیں آ رہی تھی۔ آسمان پر چاند چمک رہا تھا اور برگد کے بڑے بڑے درختوں کے اُوپر جھک آیا تھا۔

ماشان بے خیالی میں چھتری والی قبر پہ اُگی ہوئی گھاس کی طرف تک رہا تھا کہ اِسے گھاس میں کوئی چیز حرکت کرتی محسوس ہوئی؟ اس نے غور سے دیکھا۔ قبر کی گھاس میں سے ایک جگہ مٹی ادھر ادھر ہٹ رہی تھی۔ ماشان تیزی سے اُٹھا اور ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گیا۔ ماریا نے ماگی کی قبر پہ پھر سے کتبہ لگایا۔ قبر پہ گھاس پھوس اور خشک پتے ڈال دیئے۔ جب وہ واپس چھتری والی قبر کے پاس آئی تو دیکھا کہ ماشان وہاں نہیں ہے۔

وہ اسے آواز دینے ہی لگی تھی کہ ماشان اِسے قبر کے پیچھے ایک جھاڑی کی اوٹ میں بیٹھا نظر آ گیا۔ وہ اس کے پاس آ کر بولی۔

"تم یہاں کیوں چھپے ہوئے ہو؟"

ماشان نے آہستہ سے کہا۔

"ماریا بہن! قبر کی مٹی اوپر سے ہٹ رہی ہے۔"

ماریا کو تعجب ہوا۔ اس نے سرگوشی میں کہا۔

"یہاں سے اُٹھ کر پیچھے اس بڑے درخت کے پاس چلو۔"

ماریا نے ماشان کو ساتھ لیا اور قبر سے دور ایک بڑے درخت کے پیچھے بٹھا دیا اور کہا۔ "تم اسی جگہ چھپے رہو۔ میں دیکھتی ہوں قبر کی مٹی کہاں سے ہٹ رہی ہے۔" یہ کہہ کر ماریا تیزی سے چھتری والی قبر کے پاس آگئی۔ وہ ایک دو قدم پیچھے ہٹ کر غور سے قبر کو تکنے لگی۔ چاندنی میں قبر بالکل صاف نظر آ رہی تھی۔ قبر کے درمیان سے واقعی مٹی ادھر اُدھر ہٹ رہی تھی۔ پھر قبر کے اندر سے بانس کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا باہر نکل آیا۔ بانس کا ٹکڑا تھوڑی دیر اپنی جگہ پہ ساکت رہا۔ پھر دائیں بائیں گھوم گیا۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے کوئی قبر کے اندر بیٹھا بانس کے سوراخ کی مدد سے باہر دیکھ رہا ہے کہ قبرستان میں کوئی دوسرا آدمی تو نہیں ہے؟ ماریا زمین پر سے اُٹھ کر فضا میں بلند ہوئی اور قبر کے اوپر آگئی۔ بانس کا ٹکڑا فوراً قبر کے اندر چلا گیا۔ ماریا کو شک ہوا کہ کہیں قبر کے اندر بانس کی مدد سے کسی نے اِسے دیکھ تو نہیں لیا؟ وہ فضا میں تھوڑا نیچے آگئی۔ اب وہ قبر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے بین اوپر کوئی چار فٹ بلند تھی۔ اُس کی نظریں قبر پر جمی ہوئی تھیں۔

اچانک قبر میں ایک طرف سے کھڑکی کھُل گئی۔ یہ کھڑکی مٹی میں چھپی ہوئی تھی۔ کھڑکی کھُلی تو اس کے اندر سے ایک ناٹے قد کا آدمی نکلا جس کے ہاتھ میں لمبی تلوار تھی۔ وہ قبر کے ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا اور قبرستان کے پرانے دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ چاند اب برگد کے گھنے درختوں کے پیچھے ہو گیا تھا۔ اور قبرستان میں اندھیرا چھا گیا تھا۔ ماریا لپک کر ماشان کے پاس گئی کہ کہیں وہ گھبرا نہ جائے۔ اس کے کان میں سرگوشی کر کے اسے بتایا کہ ایک آدمی قبر کے اندر سے نکل کر قبر کی ایک طرف بیٹھ گیا ہے اور قبرستان کے دروازے کی طرف تک رہا ہے۔ تم گھبرانا نہیں۔ یہاں کوئی پُراسرار بات ہونے والی ہے۔ میں پتہ کر کے آتی ہوں۔

ماریا یہ کہہ کر واپس قبر کے پاس آ گئی۔ ماشان نے اپنے آپ کو درختوں کے پیچھے جھاڑیوں میں اچھی طرح سے چھپا لیا۔ اُس نے قبر سے ایک آدمی کو نکل کر قبر کی ایک طرف بیٹھتے دیکھ لیا اور واقعی ڈر رہا تھا کہ یہ کوئی بھوت تو نہیں ہے۔ ماریا کے بتانے سے اس کا خوف دور ہو گیا۔ اب وہ بڑی دلچسپی سے دیکھنے لگا کہ آدمی قبر سے کیسے باہر نکلا اور باہر نکل کر یہاں بیٹھا کس کا انتظار کر رہا ہے۔ اور اس قبر کے اندر کیا ہے؟

ماریا بھی اس معمّے کو حل کرنا چاہتی تھی۔ وہ لپک کر قبرستان کے پرانے دروازے کی طرف گئی کہ دیکھنا چاہیئے وہاں کیا ہے جو یہ آدمی اس طرف اندھیرے میں گھور رہا ہے۔

قبرستان کا دروازہ پرانا چینی طرز کا دروازہ تھا جس کی چھوٹی سی ڈیوڑھی بھی تھی۔ اس ڈیوڑھی میں ماریا نے دو سایوں کو داخل ہوتے دیکھا۔ انھوں نے ایک چارپائی اُٹھا رکھی تھی۔ ماریا نے جھک کر دیکھا۔ چارپائی پر ایک لڑکی لیٹی ہوئی تھی جو یا تو بے ہوش تھی یا سو رہی تھی۔ کیونکہ ماریا نے اس کے دل کو دھڑکتے دیکھ لیا تھا۔ لڑکی نے دلہنوں ایسے چمکیلے ریشمی کپڑے پہن رکھے تھے۔ گلے میں سونے کا ہار اور ہاتھوں میں سونے کی انگوٹھیاں تھیں۔ سر میں افشاں چھڑکی ہوئی تھی۔

یہ دونوں آدمی دُلہن کی چارپائی کو قبر کے پاس لے آئے۔ چارپائی انھوں نے قبر کے پاس رکھ دی۔ قبر کے باہر بیٹھے تلوار والے آدمی نے پوچھا۔

"اس کی نقلی قبر بنا دی تھی؟"

چارپائی والے ایک آدمی نے کہا "ہاں۔ اس پر کتبہ بھی اس کے نام کا لگا دیا تھا۔ اب کوئی یہ نہیں کہہ سکے گا کہ یہ اس لڑکی کی قبر نہیں ہے۔"

ناٹے قد کے تلوار والے آدمی نے کہا۔

"چلو اب اسے نیچے لے چلو ۔ لی تانگ تمہارا انتظار کر رہا ہے ۔ تم نے اتنی دیر کہاں لگا دی ؟"
دوسرے آدمی نے کہا ۔

"بڑی مشکل سے دلہن کو وہاں سے اغوا کیا ہے ۔ اس کی برات تو باہر آ کر بیٹھی تھی ۔ ڈولی بالکل تیار تھی ۔ بہت سے لوگ وہاں تھے"
ناٹے قد کے آدمی نے کہا ۔

"اب زیادہ باتیں نہ کرو ۔ دلہن کو لے کر قبر میں آؤ ۔ اور تم اس چارپائی کو قبرستان کے باہر لے جا کر کھڈ میں پھینک آؤ ۔ جلدی کرو"

پہلا آدمی چارپائی کو اٹھا کر قبرستان کے دروازے کی طرف بڑھا ۔ بے ہوش دلہن کو انہوں نے قبر کی کھڑکی کے پاس زمین پر ڈال دیا تھا ۔ ماریا بھاگ کر ماشان کے پاس گئی اور اسے سارا ماجرا سنایا اور کہا ۔

"میں قبر کے اندر جا رہی ہوں ۔ یہ دیکھنے کے لیے کہ یہ معمہ کیا ہے اور یہ لوگ دلہن کو کیوں اغوا کر کے لائے ہیں ۔ ضرور انہوں نے ہی تمہاری بہن ماگی کو اغوا کیا ہے کیونکہ انہوں نے اس دلہن کی قبر بھی نقلی بنا کر اوپر اس کے نام کا کتبہ لگا دیا ہے ۔ تم اسی جگہ رہنا ۔ جانا بالکل نہیں ۔

میں اسی جگہ واپس آؤں گی ۔"

ماریا قبر کے پاس واپس آئی تو وہ لوگ قبر میں جا چکے تھے ۔ اور قبر کی کھڑکی بند ہو چکی تھی ۔ مگر ماریا بڑی آسانی سے قبر کے اندر داخل ہو گئی ۔ پہلے تو اسے قبر کے اندر کچھ بھی نظر نہ آیا ۔ اس قدر گھُپ اندھیرا تھا کہ ایسا اندھیرا ماریا نے پہلے کہیں نہیں دیکھا تھا ۔ پھر اسے آہستہ آہستہ اندھیرے میں دکھائی دینے لگا ۔ اس نے دیکھا کہ قبر کے اندر ایک تنگ سا راستہ سرنگ کی طرح بنا ہوا ہے ۔ کافی اندر جا کر سرنگ کشادہ ہو گئی ۔ پھر وہاں روشنی ہونے لگی ماریا آگے گئی تو ایک دالان آ گیا ۔ دالان میں ستونوں کے ساتھ لیمپ روشن تھے ۔ دالان میں سیڑھیاں نیچے جاتی تھیں ۔ ماریا نیچے گئی تو آگے ایک کھلا کمرہ تھا ۔ جس کی چھت پر نیلے ستارے بنے ہوئے تھے ۔ درمیان میں ایک پلنگ بچھا تھا ۔ یہ پلنگ کالے پتھر کا تھا جس کے اوپر چھت پڑی تھی ۔ پلنگ کی چھت میں ہیرے جواہرات کے بنے ہوئے انگوروں کے گچھے لٹک رہے تھے ۔ پلنگ پر اطلس کے بستر پر ایک انسانی ہڈیوں کا ڈھانچہ بالکل سیدھا پڑا تھا ۔

پلنگ کے پایوں کے پاس چار آدمی تلواریں لیے کھڑے تھے ۔ یہ سب کے سب زرد رنگ کے چھوٹی آنکھوں والے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھے۔ جس دلہن کو یہ لوگ قبر کے اندر لائے تھے وہ دو آدمیوں نے اٹھا رکھی تھی۔ دلہن ابھی تک بے ہوش تھی۔ وہاں ایک دوسری چارپائی لائی گئی۔ دلہن کو اس پر لٹا دیا گیا۔ چھوٹے قد کا تلوار والا آدمی بھی وہاں آ گیا۔ اس کے ساتھ دو چینی عورتیں بھی تھیں۔ ان عورتوں کی گردنوں میں خنجر لٹک رہے تھے۔ انہوں نے بے ہوش دلہن کو غور سے دیکھا اور سر ہلایا کہ بالکل ٹھیک ہے۔ دیوار میں چھوٹے چھوٹے دروازے بنے تھے۔ ان دروازوں میں سے تین آدمی اور تین عورتیں نکل کر پلنگ کے پاس آ کر کھڑی ہو گئیں۔ ان کے ہاتھوں میں چمکدار خنجر تھے۔ ان میں ایک بوڑھا چینی بھی تھا۔ جس کی سفید مونچھیں نیچے لٹک رہی تھیں۔ اس نے آتے ہی پلنگ کے گرد سات چکر لگائے۔ لوگ پیچھے پیچھے ہٹ گئے تھے۔

پھر انہوں نے بے ہوش دلہن کو اٹھا کر پلنگ پر انسانی ہڈیوں کے ڈھانچے کے ساتھ لٹا دیا۔ سب لوگ پلنگ سے چار چار قدم پیچھے ہٹ گئے۔ بوڑھے چینی نے جیب سے ایک شیشی نکال کر کھولی۔ اس میں زرد رنگ بھرا ہوا تھا۔ بوڑھے چینی نے زرد رنگ کو پلنگ کے ارد گرد چھڑک دیا۔ اور چینی زبان میں اونچے اونچے منتر پڑھنے لگا۔ وہ ساتھ ساتھ پلنگ کے گرد چکر بھی لگا رہا ماریا ایک طرف کھڑی

دیکھ رہی تھی کہ یہ لوگ کرنا کیا چاہتے ہیں۔

بوڑھے چینی نے جب پورے بارہ چکر لگا لیے تو وہ دوسرے اپنے آدمیوں اور عورتوں کی طرف دیکھ کر بولا۔

"شہزادہ چیانگ کی نئی دلہن آ گئی ہے۔ اس کی شادی ہو گئی ہے۔ آج شہزادہ چیانگ کی شادی کا دن ہے کل ہم دلہن کو اس کے ٹھکانے پر پہنچا دیں گے۔ چلو۔ اب اپنی اپنی جگہوں پر چلو۔"

سب عورتیں اور مرد دیواروں میں بنے ہوئے دروازوں میں داخل ہو گئے۔ ماریا پلنگ کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں ایک بیکار اور مردہ انسانی ڈھانچے کے ساتھ ایک زندہ بے ہوش خوب صورت لڑکی پڑی تھی۔ وہ یہ دیکھنے کے لیے کہ لڑکی کو ہوش آیا ہے کہ نہیں، پلنگ کی طرف بڑھی تو اسے ایسا جھٹکا لگا جیسے کسی نے ماریا کو زور سے پیچھے دھکیل دیا ہو۔ ماریا ٹھٹھک گئی۔ اس نے ایک بار پھر پلنگ کی طرف بڑھنے کی کوشش کی۔ مگر اس بار بھی اسے ویسا ہی زور کا جھٹکا لگا اور وہ پیچھے کو گر پڑی۔

ماریا سمجھ گئی کہ بوڑھے چینی نے جو پلنگ کے گرد چکر لگائے تھے اور طلسمی زرد رنگ چھڑکا تھا یہ اس کا اثر ہے۔ پلنگ کے گرد طلسم کا حصار بنا دیا گیا ہے۔ ماریا نے دیوار کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دروازوں کی طرف دیکھا۔ وہ یہ دیکھنا چاہتی تھی کہ باقی کے لوگ کہاں چلے گئے ہیں۔ ماریا ایک ایک دروازے سے گزر کر اندر گئی۔ اسے اندر کوئی آدمی یا عورت نظر نہ آیا ہر کمرے کے آگے ایک کھلی ڈیوڑھی تھی جو خالی تھی۔ یہ ڈیوڑھی کے آگے ایک پتھر کی دیوار تھی جس میں ایک شگاف بنا ہوا تھا۔ ماریا نے ہر شگاف میں سے اندر داخل ہونے کی کوشش کی مگر حیرانی کی بات تھی کہ وہ اُس کے اندر داخل نہ ہو سکی شگاف میں اندھیرا تھا۔ مگر ماریا جب بھی اِس کے اندر جانے کی کوشش کرتی۔ اسے ویسا ہی زور کا جھٹکا لگتا اور وہ پیچھے کو گر پڑتی۔

ان شگافوں میں بھی جادو کر دیا گیا تھا۔

ماریا واپس آگئی۔ قبر میں سے نکل کر وہ سیدھی ماشان کے پاس پہنچی۔ ماشان قبرستان میں برگد کے درخت کے پیچھے ابھی تک جھاڑی میں چھپا بیٹھا تھا۔ وہ اب قبرستان فضا سے ڈرنے لگا تھا۔ ماریا نے جاتے ہی اسے آواز دی اور کہا۔

"گھبراؤ نہیں ماشان! میں آگئی ہوں۔"

ماشان نے جلدی سے پوچھا۔

"میری بہن کا کچھ پتہ چلا ہے؟"

ماریا نے کہا۔

"ابھی تک اس کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ مگر اُمید پیدا ہو چلی ہے کہ اِس کا سراغ مل جائے گا۔"

پھر ماریا نے اسے ساری کہانی کھول کر بیان کر دی اور کہا۔

"وہ اندر ایک چینی جادوگر ہے جس نے یہ سارا خطرناک چکر چلایا ہوا ہے۔ وہ کسی مردہ شہزادے کے ڈھانچے کے ساتھ باہر سے اغوا کر کے لائی ہوئی دلہنوں کی شادی رچاتا ہے۔ ایک رات دُلہن شہزادے کے مُردہ ڈھانچے کے پاس پڑی رہتی ہے اور دوسرے دن اسے کسی جگہ ٹھکانے لگا دیا جاتا ہے۔ میں یہی پتہ کرنے اِن لوگوں کے پیچھے پیچھے گئی تھی مگر ہر جگہ شگاف میں مجھے طلسمی جھٹکا لگا اور میں اندر داخل نہ ہو سکی۔"

ماشان بولا۔

"میں نے سن رکھا ہے کہ چین کے جادوگروں کا مقابلہ افریقہ کے جادوگر بھی نہیں کر سکتے۔ اگر میری بہن کسی چینی جادوگر کے چنگل میں پھنس گئی ہے تو پھر ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ میرا تو یہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مشورہ ہے کہ ہم اس جگہ سے واپس چلتے ہیں۔ اگر قسمت میں ہوگا تو میری بہن مجھے مل جائے گی۔"

ماریا نے ماشان کو ڈانٹ کر کہا۔

"تم کیسے بھائی ہو کہ بہن کو مصیبت میں چھوڑ کر واپس جا رہے ہو؟ اگر وہاں کسی نے طلسم کر رکھا ہے تو کیا ہوا۔ ہم اس کا بھی کوئی نہ کوئی حل ڈھونڈھ نکالیں گے۔ مجھے یقین ہے ماشان! تمہاری بہن ان لوگوں کے پاس ہی کہیں ہے۔"

ماشان نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے میری بہن کو مار دیا ہو۔"

ماریا بولی۔

"جب تک تم اپنی بہن کی لاش نہیں دیکھ لیتے تمہارا فرض ہے کہ تم اپنی بہن کی تلاش، اس کی کھوج جاری رکھو۔ کیا میں غلط کہہ رہی ہوں؟"

ماشان کہنے لگا۔

"تم بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو ماریا بہن! میرے دل میں اپنی بہن کی محبت اتنی ہی ہے جتنی کہ ہر بھائی

کو اپنی بہن سے اور ہر بہن کو اپنے بھائی سے ہوتی ہے مگر یہاں بیٹھی جادوگر ہے۔ وہ ہو سکتا ہے تم کو بھی کسی طلسم میں گرفتار کر لے۔"

ماریا بولی۔

"دیکھا جائے گا۔ لیکن ہم ماگی کی تلاش جاری رکھیں گے۔ جب تک ماگی کو میں ڈھونڈھ نہیں نکالتی میں چین سے نہیں بیٹھوں گی۔"

ماشان نے کہا۔

"میں بھی عہد کرتا ہوں کہ اپنی بہن کو اگر وہ زندہ ہے تو ساتھ لیے بغیر یہاں سے واپس اپنے وطن نہیں جاؤں گا۔"

ماریا اور ماشان وہیں بیٹھ گئے۔ ماریا نے کہا۔

"سب سے پہلے ہمیں یہاں کوئی ایسی جگہ تلاش کرنی ہوگی۔ جہاں تم رہ سکو۔"

ماشان نے کہا۔

"یہ جگہ کوئی سرائے ہی ہو سکتی ہے۔ میرے پاس سونے کے کچھ سکے ابھی تک ہیں۔ میں شہر کی کسی سرائے کی کوٹھڑی میں رہ لوں گا۔ اس کے بعد ہمیں کیا کرنا ہوگا؟ کیا ہم یہاں کے کوتوال

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی مدد نہ لیں؟"

ماریا نے آہستہ سے کہا۔

"ایسا کرنے سے تمہاری بہن اور دلہن کی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی۔ ابھی ایک رات باقی ہے۔ کل صبح وہ نئی دلہن کو شہزادے کے ہڈیوں کے ڈھانچے سے اٹھانے آئیں گے۔ میں تمہیں کسی سرائے میں چھوڑ کر واپس آجاؤں گی۔"

اور وہ دونوں قبرستان سے نکل کر شہر میں آگئے۔ شہر سو رہا تھا۔ گلیاں بازار سنسان تھے مگر شہر کی سرائے میں تھوڑی رونق تھی۔ کچھ مسافر ابھی تک باہر بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ سرائے کا مالک کمبل اوڑھے وہیں دیوار سے ٹیک لگائے اونگھ رہا تھا۔ ماشان کے پاس جاکر اسے سلام کیا اور کہا۔

"جناب ہمیں رہنے کے لیے ایک کوٹھڑی مل جائے گی؟"

سرائے کے مالک نے چونک کر ماشان کی طرف دیکھا اور بولا۔

"ہم سے کیا مطلب ہے تمہارا۔ کیا تمہارے ساتھ کوئی دوسرا شخص بھی ہے؟ تم تو مجھے اکیلے نظر آرہے ہو؟"

اب ماشان کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اس کو ماریا کا

خیال آگیا تھا۔ جلدی بولا۔

"جی نہیں۔ میرے ساتھ کوئی نہیں۔ بس اکیلا ہی ہوں"

اس پر ماریا مسکرائی۔ کیونکہ وہ تو اس کے ساتھ ہی تھی۔ لیکن سرائے کا مالک اسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ وہ اٹھا اور ماشان کو ایک کوٹھڑی کھول دی۔

"قالین بچھا ہے آپ یہاں آرام کر سکتے ہیں"

ماشان نے تھیلی میں سے چاندی کے دو "سکے" نکال کر سرائے کے مالک کو دیئے۔ ایک "سکہ" فرش پر گر پڑا۔ سرائے کا مالک اٹھانے کے لیے جھکا تو جھٹ سے ماریا نے اسے اٹھا لیا۔ چاندی کا سکہ غائب ہو گیا۔ سرائے کا مالک ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"ابھی تو یہاں فرش پر پڑا تھا۔ ابھی کہاں چلا گیا؟"

ماشان سمجھ گیا کہ یہ ماریا کی شرارت ہے۔ اس کے منہ سے نکل گیا۔

"شرارت نہ کرو"

سرائے کے مالک نے پلٹ کر ماشان کی طرف دیکھا۔

"کون شرارت کر رہا ہے۔ تم کس سے بات کر رہے تھے؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماریا نے جلدی سے سکہ نیچے فرش پر رکھ دیا۔ ماشان نے کہا۔

"میں آپ ہی سے کہہ رہا تھا کہ یونہی شرارت نہ کریں۔ یہ دیکھئے سکہ فرش پر پڑا ہے۔"

سرائے کے مالک نے سکہ فرش پر پڑا دیکھا تو اُٹھا کر جیب میں ڈالا اور حیرت کی نظروں سے ماشان کو اوپر سے نیچے دیکھنے لگا۔

"تم مجھے کوئی جادوگر لگتے ہو۔ مگر میری سرائے میں جادو نہیں چلے گا تمہارا۔ میں نے بڑے بڑے جادوگروں کو یہاں سے بھگا دیا ہے۔"

ماشان نے کہا۔

"بابا! میں کوئی جادوگر نہیں ہوں۔ سکہ آپ کو نظر نہیں آ رہا تھا ورنہ وہ تو فرش پر تھا۔"

سرائے کا مالک بڑبڑاتا ہوا چلا گیا۔ جب وہ چلا گیا تو ماریا نے کہا۔

"بڑا بدتمیز ہے یہ شخص۔ تم کہو تو اس کو ذرا تھوڑا سا کرشمہ دکھاؤں اپنا؟"

ماشان نے کہا۔

"نہیں۔ نہیں ماریا بہن! ہمارے پاس اتنا وقت نہیں

ہے۔ ہمیں واپس قبرستان بھی جانا ہے۔"

ماریا بولی۔

"ٹھیک ہے۔ میں جا رہی ہوں۔ اب تم اسی سرائے میں رہنا۔ میں تمہاری بہن کا پورا سراغ لگا کر ہی واپس آؤں گی۔ خدا حافظ!"

"خدا حافظ!" ماشان نے کہا۔

ماریا کوٹھڑی سے نکل کر باہر آئی تو دیکھا کہ سرائے کا مالک اُسی طرح دیوار کے ساتھ لگا کمبل اوڑھے اونگھ رہا ہے۔ ماریا کو شرارت سوجھی۔ وہ اِس کے قریب جا کر جُھک گئی اور سرائے کے مالک کے کان میں آہستہ سے کہا۔

"میں موت ہوں اور تمہاری روح نکالنے آئی ہوں۔"

سرائے کا مالک گھبرا کر اُٹھ بیٹھا۔ اُس کا سانس تیز تیز چلنے لگا۔ چہرہ زرد ہو گیا۔ ماریا نے ایک بار پھر سرگوشی کی۔

"مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ تیار ہو جاؤ۔"

سرائے کا مالک ایک دم سے چیخ مار کر ایک طرف بھاگ گیا۔

ماریا وہاں سے سیدھی پرانے چینی قبرستان میں آ گئی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رات ڈھلنے لگی تھی۔ وہ اس زمین دوز تہہ خانے والے بڑے کمرے میں آئی جہاں پلنگ پر بے ہوش دُلہن چینی شہزادے کے ہڈیوں کے ڈھانچے کے ساتھ پڑی تھی۔ وہاں کوئی اور شخص نہیں تھا۔ ماریا پلنگ کے قریب گئی۔ اسے پھر وہی جھٹکا لگا اور پیچھے کو گری۔ ماریا سوچ میں پڑ گئی کہ آخر اس طلسم کا کیا علاج کرے؟ تھوڑی دیر بعد باہر رات گذر گئی اور دن کی نیلی روشنی آسمان پر جھلکنے لگی۔ ماریا کو قدموں کی چاپ سنائی دی۔

اس نے پلٹ کر دیکھا۔ چار آدمی دیوار کے گول دروازوں میں سے نکل کر پلنگ کی طرف بڑھ رہے تھے۔ انہوں نے لکڑی کا تختہ اُٹھا رکھا تھا۔ اُن کے ساتھ چینی جادوگر بھی تھا۔ لکڑی کا تختہ پلنگ کے ساتھ لگا دیا گیا۔ چینی جادوگر نے آگے بڑھ کر دُلہن کو اُٹھایا۔ اُسے لکڑی کے تختے پر ڈالا اور کچھ طلسم پڑھ کر بولا۔

"بیوہ دُلہن کو لے چلو"

اور دونوں آدمیوں نے تختہ اُٹھا لیا اور بے ہوش دُلہن کو لے کر ایک دروازے میں داخل ہو گئے۔ اب ماریا بھی ان کے ساتھ ساتھ تھی۔ چینی جادوگر منتر پڑھتا آگے آگے جا رہا تھا۔ ایک جگہ سیڑھیاں اُتر گئے۔ ماریا نے دیکھا کہ آگے ایک سرنگ تھی جس میں ایک نہر بہہ رہی تھی۔ چینی جادوگر

نے ہاتھ کا اشارہ کیا۔ دُلہن کا تختہ پانی کے اوپر رکھ کر چھوڑ دیا گیا۔ تختہ دُلہن کو لے کر پانی میں بہنے لگا۔ چینی جادوگر نے بلند آواز میں ایسے منتر پڑھنے شروع کیے۔ جو ماریا کی سمجھ میں بھی نہیں آ رہے تھے۔ انہوں نے دُلہن کو جیسے رخصت کر دیا تھا۔

ماریا نے اِن لوگوں کو وہیں چھوڑا اور سرنگ میں داخل ہو گئی۔ تختے پر سیدھی لیٹی بے ہوش دُلہن پانی میں بہی جا رہی تھی۔ سُرنگ میں اندھیرا چھا گیا۔ پانی کے شور کی ہلکی آواز بلند ہو رہی تھی۔ ماریا تختے کو دیکھ رہی تھی۔ وہ اُس کے ساتھ ساتھ چلتی گئی۔ کافی آگے جا کر سرنگ میں پھیکی پھیکی روشنی ہوئی۔ سرنگ ایک کھلی جگہ میں آ کر ختم ہو گئی۔ پانی ایک ندی میں گر گیا۔ دُلہن کا تختہ بھی ندی میں آ گیا۔ ماریا نے دیکھا کہ یہ ایک قدیم قلعے کا ویران باغ ہے۔ جس کی روشوں پر گھاس اُگ رہی ہے۔ سامنے کچھ فاصلے پر آگے کو جھکے ہوئے پرانے محل کا پھاٹک ہے۔ پھاٹک کے درمیان میں بہت بڑے مگرمچھ کا بُت رکھا ہے۔

اس محل کے دروازے میں سے دو زرد رنگ کے چینی نکلے۔ انہوں نے پیلے لمبے کُرتے پہن رکھے تھے۔ اِن کے ہاتھوں میں خنجر تھے۔ وہ سیدھا ندی پر آئے۔ تختے پر سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دُلہن کو اُٹھایا اور محل کے پھاٹک کی طرف چلے۔ ماریا بھی ان کے پیچھے پیچھے چلی۔ وہ یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ یہ لوگ دُلہن کو کہاں لیے جا رہے ہیں اور ضروری بات ہے کہ وہاں ماتان کی بہن ماگی بھی ضرور ہوگی۔ دونوں چینی بے ہوش دُلہن کو محل کے ایک کمرے میں لے گئے۔ کمرے میں پرانے قالین بچھے تھے۔ ان پر ایک لکڑی کی کرسی پڑی تھی۔ بے ہوش دُلہن کو انہوں نے کرسی پر بٹھا دیا اور دیکھتے دیکھتے خنجر سے اس کے سر کے بال کاٹ ڈالے۔ اس کا دُلہنوں والا لباس اُتار کر اسے زرد رنگ کا ایک لمبا کُرتا پہنا دیا۔ پھر ایک چینی نے دُلہن کے منہ پر ایک پھونک ماری۔

دُلہن کو ہوش آگیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے چینیوں کو دیکھا اور کہا۔

"میں شہزادے لیوتانگ کی بیوہ ہوں۔ میں ساری زندگی تمہاری خدمت کروں گی۔"

دونوں چینی ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔ ایک چینی نے دُلہن سے کہا۔

"تم ہماری کنیز ہو۔ ہم شہزادے لیوتانگ کے کے بھائی ہیں۔ تم ہماری خدمت کرو گی۔"

دُلہن بولی۔

"میں شہزادے کی بیوہ ہوں۔ میرا شہزادہ مر چکا ہے۔ میں تمہاری خدمت کروں گی۔"

دوسرے چینی نے ایک طرف اشارہ کیا اور بولا۔

"کنیز اس کمرے میں پلنگ پر تمہاری ٹوپی رکھی ہے۔ جا کر اسے پہن لو اور واپس ہمارے پاس آؤ۔"

دُلہن اپنے آپ اُٹھ کر آہستہ آہستہ چلتی کمرے میں گئی۔ جب واپس آئی تو اس کے سر پر مگرمچھ کی کھال کی بنی ہوئی چھوٹی سی ٹوپی تھی۔ جس پر مگرمچھ کا چھوٹا سا سر بنا ہوا تھا۔ دُلہن نے کمرے سے آتے ہی ہاتھ باندھ کر دونوں چینیوں کے آگے سر جھکا دیا اور خواب ایسی آواز میں کہا۔

"میں مگر دیوتا کی داسی ہوں۔ مجھے مگر دیوتا کے پاس لے چلو۔"

دونوں چینیوں نے ایک دوسرے کو دیکھ کر آہستہ سے سر ہلایا۔ پھر انہوں نے دُلہن کو ساتھ لیا اور پرانے قلعے کے دروازے کی طرف چلے۔ ماریا یہ سارا تماشا دیکھ رہی تھی۔ اس نے ابھی تک اس ڈرامے میں کوئی دخل نہیں دیا تھا۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ یہ دُلہن وہاں جا رہی ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جہاں اسے ماشان کی بہن ماگی بھی ضرور مل جائے گی۔

پھاٹک کی دوسری طرف دو گھوڑے بالکل تیار کھڑے تھے۔ چینیوں نے دلہن کو گھوڑے پر بٹھایا اور گھوڑے دوڑاتے جنگل میں دریا کے کنارے کنارے روانہ ہو گئے۔ ماریا ان کے سروں کے اوپر اڑ رہی تھی۔ یہ گھوڑسوار دریا کے کنارے گھوڑے دوڑاتے جنگل میں دور ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں زرد بھوری چٹانیں ساتھ ساتھ ابھری ہوئی تھیں۔ ان چٹانوں کے آگے ایک ٹیلے پر مگرمچھ کے بہت بڑے بُت کے سائے میں ایک مندر بنا ہوا تھا۔ گھوڑسوار مندر کے دروازے پر رک گئے۔ انہوں نے دلہن کو مندر کے ایک کمرے میں بٹھایا اور کہا۔

"مگر دیوتا کی داسی! تم اس کوٹھڑی میں ٹھہرو۔ ابھی مگر دیوتا تمہیں ملنے آئیں گے"

دلہن نے کہا۔

"مجھے مگر دیوتا پر قربان کر دو۔ میں مگر دیوتا کی داسی ہوں"

چینی بولا۔

"ابھی مگر دیوتا آتا ہے۔ وہ تمہیں لے جائے گا"

دلہن زمین پر مگرمچھ کی طرح لیٹ گئی۔ چینی کوٹھڑی سے نکل کر مندر کے برآمدے سے گھوم کر مندر کے پجاری کے کمرے میں گئے۔ وہ چوکی پر ریشمی لباس پہنے بیٹھا تھا۔ ایک عورت اس کے سر میں تیل کی مالش کر رہی تھی۔ چینیوں کو دیکھ کر پجاری نے اشارہ کیا۔ عورت چلی گئی۔ پجاری تولیے سے ماتھا پونچھتے ہوئے بولا۔

"تم مال لے کر آئے ہو یا خالی ہاتھ ہو؟"

چینی نے کہا۔

"مگر دیوتا کی دلہن داسی لے کر آئے ہیں"

پجاری کے چہرے پر خبیث قسم کی مسکراہٹ آ گئی۔

○

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بدروحوں کی چٹان

پجاری نے کمرے میں آکر دُلہن کو دیکھا اور کہا۔

"میں مگر دیوتا کا پجاری ہوں۔ تم آج مگر دیوتا کے پاس چلی جاؤ گی۔"

دُلہن اُٹھ کر بیٹھ گئی اور بولی۔

"میں مگر دیوتا کی دُلہن ہوں۔ مجھے مگر دیوتا پر قربان کر دو۔"

پجاری بولا۔

"تمہیں قربان کرنے کے لیے ہی لایا گیا ہے۔"

پھر وہ چینیوں کو دوسرے کمرے میں لے گیا۔ وہاں جا کر اس نے سونے کے سکوں سے بھری ہوئی دو تھیلیاں انہیں دیں۔ دونوں چینی بڑے خوش خوش واپس چلے گئے۔ اب پجاری نے تالی بجائی۔ ایک آدمی جس نے سر پہ مگرمچھ کے منہ والی ٹوپی پہن رکھی تھی وہاں آگیا۔ پجاری نے کہا۔

"ایک اور دُلہن آگئی ہے۔ ایک دُلہن پہلے ہماری

قید میں ہے۔ قربانی کی تیاری کرو۔ ہم تھوڑی دیر بعد دونوں دلہنوں کو مگر دیوتا کے نام پر قربان کریں گے۔"

مگرمچھ کی ٹوپی والے آدمی نے سر جھکا دیا اور بولا۔

"قربانی کی تیاریاں شروع کرتا ہوں۔"

ماریا اس آدمی کے پیچھے پیچھے گئی۔ مندر کے درمیان میں قربانی کی جگہ تھی۔ یہاں ایک چبوترے میں آگ کا گڑھا تھا۔ جس میں آگ دہک رہی تھی۔ اس کے اوپر ایک تیل سے بھرا ہوا کڑاہ رکھ دیا گیا۔ سات آدمی ایک طرف ادب سے کھڑے ہو گئے۔ کڑاہ کے پیچھے ایک مگرمچھ کا بڑا بت بنا ہوا تھا۔ اس کا منہ کھلا تھا۔ چینی آدمیوں نے ڈھول تاشے بجا کر منتر گانے شروع کر دیئے۔ ماریا سمجھ گئی کہ دوسری دُلہن سے مراد ماگی ہے۔ جو ماشان کی بہن ہے۔ وہ بھاگ کر دُلہن کی کوٹھڑی میں گئی۔

وہاں ایک بوڑھا چینی پہلے سے موجود تھا اور دُلہن کے بازوؤں پر کالے رنگ کا دھاگہ باندھتے ہوئے آہستہ آہستہ کہہ رہا تھا۔

"میری بچی تمہارے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔ میں نے کئی معصوم لڑکیوں کو خبیث مگرمچھ پر قربان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوتے دیکھا ہے۔ انہیں کھولتے تیل کے کڑاہے میں پھینک دیا گیا۔ اب میں یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ میرے ساتھ چلو۔ میں تمہیں اور دوسری دُلہن کو یہاں سے نکال کر تمہارے گھر پہنچا دوں گا۔"

ماریا وہیں ٹھٹھک گئی۔ وہ اس بوڑھے چینی کے جذبہ ہمدردی سے بڑی متاثر ہوئی۔ دُلہن پر اس کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ اس پر تو جادو کر دیا گیا تھا۔ وہ بار بار کہہ رہی تھی۔

"مجھے مگر دیوتا پر قربان کر دو۔ مجھے مگر دیوتا پر قربان کر دو۔"

اتنے میں ایک جلاد قسم کا چینی دوسری دُلہن کو بھی وہاں لے آیا۔ یہ گوری چٹی لڑکی تھی۔ اس کے سر پر بھی مگرمچھ کے منہ والی چھوٹی ٹوپی تھی۔ ماریا نے اسے دیکھا تو اسے یقین ہو گیا کہ یہی ماشان کی بہن ماگی ہے۔ اس کی شکل چینیوں ایسی نہیں تھی۔ اس کے نقش برازیل کی لڑکیوں ایسے تھے۔ جلاد چینی نے کہا۔

"بابا! اسے بھی مقدس کالا دھاگہ باندھ دو اور جلدی سے تیار کر دو۔ قربانی کی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں۔"

رحم دل چینی نے دوسری دُلہن کو رحم بھری نظروں سے

دیکھا اور بولا۔

"تم جاؤ۔ میں تھوڑی دیر میں اسے بھی تیار کر دیتا ہوں۔ مجھے مقدس منتر بھی پڑھنے ہیں۔"

جلاد چینی بولا۔

"مگر جلدی کرو۔ پجاری قربان گاہ پر پہنچنے ہی والا ہے۔"

جلاد چینی چلا گیا تو رحم دل چینی نے دوسری دُلہن کی طرف دیکھ کر کہا۔

"بیٹی کیا تم اپنی جان بچا کر یہاں سے نکلنا چاہتی ہو! یہ لوگ تمہیں کھولتے ہوئے تیل میں ڈال دیں گے۔ یہ تمہارے ساتھ ظلم ہو گا۔"

دوسری دُلہن نے بھی خواب ایسی آواز میں کہا۔

"میں مگر دیوتا کی دُلہن ہوں۔ مجھے مگر دیوتا پر قربان کر دو۔"

رحم دل چینی نے مایوسی سے سر ہلایا اور چھت کی طرف دیکھ کر بولا۔

"میرے خدا! مجھے معاف کر دینا۔ میں نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے۔ ان پر طلسم کیا گیا ہے۔ اس طلسم کو میں نہیں توڑ سکتا۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اب ماریا نے اپنی اصلی آواز میں کہا۔
"بابا! تم فکر نہ کرو۔ خدا کے حکم سے میں ان کی مدد کرنے یہاں آئی ہوں۔ میں انہیں یہاں سے نکال کر لے جاؤں گی۔"
رحم دل چینی نے چونک کر جدھر سے ماریا کی آواز آئی تھی ادھر دیکھا۔
"تم — تم کون ہو بیٹی؟"
ماریا نے کہا۔
"بابا! میں بھی تمہاری بیٹی ہی ہوں۔ مگر میں کسی کو نظر نہیں آتی۔"
بوڑھا چینی بولا۔
"کیا — کیا تم ایک روح ہو؟"
ماریا نے کہا۔
"نہیں بابا! میں جھوٹ نہیں بولوں گی۔ میں روح نہیں ہوں۔ مگر میں غائب ہوں۔ اور میرے پاس خدا کی دی ہوئی بہت طاقت ہے۔ میں ان دونوں کو یہاں سے نکالنے میں تمہاری مدد کروں گی۔"
بوڑھے چینی نے کہا۔

"یہ تو جانے پر راضی نہیں ہیں۔ تم انہیں کیسے لے جاؤ گی؟ ادھر وقت بھی تھوڑا ہے۔"
ماریا بولی۔
"میں جانتی ہوں۔ میں دیکھ آئی ہوں کہ کڑاؤ میں تیل کھولنے لگا ہے۔ مگر تم فکر نہ کرو۔ مجھے یہ بتاؤ کہ میں انہیں لے کر یہاں سے کس طرف جاؤں؟ کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ یہاں سے کاشان شہر کو کون سا راستہ جاتا ہے۔"
بوڑھا چینی بولا۔
"اگر تم کسی طرح ان کو یہاں سے نکال سکتی ہو تو نکال کر مجھوری چٹانوں کے میدان کے پار دریا بہتا ہے۔ اس دریا کی دوسری طرف سرخ پہاڑ میں ایک غار ہے۔ تم ان دونوں کو لے کر اس غار میں پہنچ جاؤ مگر خیال رکھنا۔ یہ بار بار ادھر آنے کی کوشش کریں گی کیونکہ ان پر مگر دیوتا کے طلسم کا اثر ہے۔ جب تک میں وہاں نہ آؤں۔ تم انہیں غار سے باہر مت نکلنے دینا۔"
دو جلاد اندر آ گئے۔
"قربان ہونے والی دلہنوں کو لے کر چلو بابا قربانی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تیار ہے۔"

بوڑھا چینی ہوا میں اِدھر اُدھر تکنے لگا۔ جیسے ماریا کو تلاش کر رہا ہو۔ ماریا دونوں جلادوں کے قریب آگئی۔ اس نے ایک جلاد کی گردن پر پیچھے کی طرف سے زور سے ہاتھ مارا۔ ماریا کے ہاتھ کی طاقت کا اندازہ صرف جلاد ہی کر سکتا تھا۔ وہ منہ کے بل آگے کو گرا۔ اور پھر نہ اٹھ سکا۔ دوسرا جلاد اس کی طرف بڑھا کہ دیکھے اسے کیا ہو گیا ہے۔ ماریا نے ایک ہاتھ دوسرے جلاد کی گردن پر بھی دے مارا۔ وہ بھی پہلے جلاد کے اوپر گر پڑا۔ دونوں دلہنیں خاموش کھڑی تھیں۔

بوڑھے چینی نے گھبرا کر کہا۔

"بیٹی اب کیا ہو گا؟ یہ تو مر گئے ہیں۔"

ماریا نے کہا۔

"بابا گھبراؤ نہیں۔ میں ان دونوں لڑکیوں کو یہاں سے سُرخ پہاڑ والے غار میں لیے جا رہی ہوں۔"

ماریا نے اس کے ساتھ ہی دونوں لڑکیوں کو اٹھا لیا —— بوڑھے چینی کی آنکھوں کے سامنے دونوں لڑکیاں غائب ہو گئیں۔ ماریا دونوں کو لے کر کمرے سے نکلی اور پھر مندر کے صحن میں آ کر فضا میں بلند ہو کر پرواز

کر گئی۔ اس کے جانے کے بعد بوڑھا چینی جُھک کر دونوں جلادوں کو دیکھ رہا تھا کہ اچانک بڑا پجاری چھ سات آدمیوں کے ساتھ کمرے میں آ کر گرجا۔

"تم اتنی دیر کس لیے لگا رہے ہو؟"

اس کی نظر جب فرش پر اوندھے پڑے جلادوں پر پڑی اور اس نے دیکھا کہ دونوں لڑکیاں بھی غائب ہیں تو وہ غضبناک ہو کر بولا۔

"لڑکیاں کہاں ہیں؟ ان کو کس نے ہلاک کیا؟"

بوڑھا چینی خوف کے مارے لرز اُٹھا۔ اسے اپنی موت سامنے نظر آ رہی تھی۔ یہ ایک بھیانک موت تھی۔ اسے کھولتے ہوئے تیل میں ڈالا جانا تھا۔ بوڑھے چینی نے ہاتھ باندھ کر کہا۔

"پجاری جی! میں ۔ میں بے قصور ہوں۔ میں بے قصور ہوں۔"

پجاری زور سے چیخا۔

"دُلہنیں کہاں ہیں؟"

بوڑھا پجاری کانپ اٹھا۔

"میں بے قصور ہوں عظیم پجاری۔"

پجاری نے بوڑھے چینی کو گردن سے پکڑ کر جھنجھوڑا اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چلایا۔

"اسے قربان گاہ پر لے چلو!"

اور پجاری کے آدمیوں نے فوراً بوڑھے چینی کو پکڑ لیا اور اسے قربان گاہ کی طرف گھسیٹنا شروع کر دیا۔ دوسری طرف ماریا کو معلوم تھا کہ اب اس کے پیچھے بوڑھے چینی کی خیر نہیں ہے۔ اس نے دونوں لڑکیوں کو سرخ پہاڑ کے غار میں بٹھا کر باہر غار کا منہ ایک بھاری پتھر سے بند کر دیا اور جب اسے یقین ہو گیا کہ اب یہ لڑکیاں غار سے باہر نہیں نکل سکیں گی اور انہیں غار میں تازہ ہوا بھی ملتی رہے گی تو وہ فضا میں پرواز کر گئی۔ اس کا رُخ مگرمچھ کے مندر کی طرف تھا۔

جب وہ مندر میں پہنچی تو بوڑھے چینی کا آخری وقت تھا۔ کڑاہے میں تیل کھول رہا تھا۔ پجاری اور اس کے ساتھی چبوترے سے ہٹ کر کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ دو آدمیوں نے بوڑھے چینی کو پکڑ رکھا تھا اور وہ اُسے کھولتے ہوئے تیل میں ڈالنے کے لیے مگرمچھ کے بُت کے اوپر لیے جا رہے تھے۔ جس بدنصیب کی قربانی دینی ہوتی تھی اسے مگرمچھ کے منحوس مجسمے کے اوپر سے تیل کے کڑاہے میں پھینک دیا جاتا تھا۔ بوڑھے چینی کے چہرے پر موت

تھوڑا بہت خوف بھی تھا اور اطمینان سا بھی تھا۔ جب اسے مگرمچھ کے بُت کے منہ پر کھڑا کر دیا گیا تو بوڑھے نے چلا کر کہا۔

"مجھے خوشی ہے کہ میں دو بے گناہ معصوم لڑکیوں کی جان بچانے میں کامیاب ہو گیا ہوں!"

پجاری نے بلند آواز میں کہا۔

"اگر تم اب بھی بتا دو کہ دونوں لڑکیاں کہاں ہیں۔ تو تمہاری جان بچ سکتی ہے!"

بوڑھے چینی نے فوراً جواب دیا۔

"میں اپنی جان پر کھیل جاؤں گا مگر لڑکیوں کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گا!"

پجاری نے غضبناک آواز میں کہا۔

"اسے کھولتے ہوئے تیل میں ڈال دو!"

دونوں آدمیوں نے بوڑھے چینی کو نیچے دھکا دے دیا۔ نیچے آگ پر رکھے کڑاہے میں تیل کھول رہا تھا۔ بوڑھے چینی کے گرنے کی دیر تھی۔ کہ وہ جل کر کوئلہ ہو جاتا مگر ماریا اس سے بے خبر نہیں تھی۔ جونہی بوڑھا چینی نیچے گرا۔ اس نے لپک کر اسے اپنے ہاتھوں میں لے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لیا۔ بوڑھا چینی ماریا کے ہاتھوں میں آتے ہی غائب ہوگیا۔ اس کو غائب ہوتا دیکھ کر سب ہکا بکا ہو کر ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ پجاری اُٹھ کھڑا ہوا۔ وہ بوکھلایا ہوا تھا۔

"یہ — یہ کہاں چلا گیا؟ کیا — کیا وہ جادو جانتا تھا؟"

سب اِدھر اُدھر بھاگے۔ کسی نے کڑاہے میں جھانک کر دیکھا۔ بوڑھا چینی کہیں بھی نہیں تھا۔ پجاری بھی اندر سے کچھ خوفزدہ سا ہوگیا تھا۔ کیونکہ اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ بوڑھے کو اوپر سے نیچے گرایا گیا اور وہ تیل کے کڑاہے تک آتے آتے درمیان میں ہی غائب ہوگیا تھا۔ وہ باہر کی طرف دوڑا۔ مگر راستے میں ماریا کھڑی تھی اس نے دوسرے ہاتھ سے پتھر دل قاتل پجاری کو گردن سے دبوچ لیا اور بولی۔

"اتنی بے گناہ معصوم لڑکیوں کو کھولتے تیل میں ڈالنے کے بعد تم کہاں بھاگ رہے ہو؟"

غیبی عورت کی آواز سن کر پجاری پر دہشت طاری ہوگئی۔ اس سے بولا نہ گیا۔ آواز اس کے حلق میں پھنس کر رہ گئی۔ ماریا نے اسی طرح گردن سے پکڑ کر اسے

اُٹھایا اور تیل کے کڑاہے میں پھینک دیا۔ شوں کی آواز کے ساتھ قاتل پجاری کی چیخیں بلند ہوئیں۔ اور دوسرے ہی لمحے خاموشی چھا گئی۔ لوگ گھبرا کر ڈر کر وہاں سے بھاگ گئے تھے۔ ماریا نے مگرمچھ کے بت کو اُٹھا کر زور سے پٹخ دیا۔ بت پاش پاش ہوگیا۔ اس کے آدھے ٹکڑے کھولتے ہوئے تیل میں گرے۔ تیل اُچھل کر باہر گرا۔ اس کے ساتھ ہی قاتل پجاری کی سمٹی ہوئی سکڑی ہوئی تلی ہوئی پکوڑے جیسی لاش بھی باہر جا گری۔ سچ ہے، ظلم کرنے والوں کا انجام ہمیشہ خوفناک ہوتا ہے۔ جو دوسروں کے لیے گڑھا کھودتا ہے خود بھی کنوئیں میں گرتا ہے۔

ماریا بوڑھے چینی کو کاندھے پر بٹھا کر سرخ پہاڑی پر آ گئی۔ اس نے بوڑھے چینی کو اتار دیا اور کہا۔

"غار کے اندر دونوں لڑکیاں بند ہیں۔ میں نے غار کے منہ پر یہ پتھر رکھ دیا تھا۔"

بوڑھے چینی نے کہا۔

"بیٹی! تمہاری بے پناہ طاقت کو میں مان گیا ہوں۔ یہ تمہارا ہی کام تھا۔ کوئی دوسرا ہوتا تو میں اس وقت جل کر کوئلہ ہوگیا ہوتا۔"

پھر غار کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تم نے اچھا کیا جو یہ بھاری چٹان ایسا پتھر غار کے منہ کے آگے رکھ دیا۔ مگر پھر بھی اندر جا کر تسلی کر آؤ کہ دونوں لڑکیاں غار میں ہی ہیں" ماریا غار کے اندر چلی گئی۔ دونوں لڑکیاں مگرمچھوں کی طرح زمین پر لیٹی ہوئی تھیں۔ اور ان کے منہ کھلے ہوئے تھے۔ اس نے باہر آکر بوڑھے چینی کو بتایا کہ دونوں لڑکیاں اندر ہی ہیں۔ تب ماریا نے بوڑھے چینی سے پوچھا۔

"بابا! میرے اندر خدا نے بڑی طاقت رکھ دی ہے مگر میں جادو کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ان دونوں پر کیا گیا جادو کیسے ٹوٹ سکتا ہے"

اس پر بوڑھا چینی ایک پل کے لیے چپ ہو گیا پھر اس نے چہرہ اٹھایا اور بولا۔

"یہاں سے دور۔ جہاں ملک چین کی سرحد ختم ہوتی ہے وہاں میٹھے پانی کی ایک بہت بڑی جھیل ہے۔ جو آگے جا کر جاپان کے سمندر میں جا گرتی ہے۔ اس جھیل کے وسط میں ایک بہت بڑی سیاہ چٹان پانی سے باہر نکلی ہوئی ہے۔ اس چٹان کو موت کی چٹان بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس چٹان کے اوپر سے اگر کوئی پرندہ بھی گزرے تو وہ تڑپ

کر چٹان پر گرتا ہے۔ اور پاش پاش ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی انسان اس چٹان کے قریب چلا جائے تو چٹان اسے اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ وہ بدقسمت انسان اتنی زور سے چٹان کے ساتھ ٹکراتا ہے کہ اس کے جسم کے چیتھڑے اڑ جاتے ہیں۔ چٹان کے اندر ایک تاریک غار ہے۔ اس غار میں سے ہزاروں کیڑے مکوڑے نکل کر انسانی جسم کو چمٹ جاتے ہیں۔ اور ایک پل میں اسے چٹ کر جاتے ہیں۔ جب کبھی رات کو زبردست طوفان آتا ہے۔ موسلا دھار بارش ہوتی ہے اور بجلی کڑکتی ہے بادل گرجتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ جھیل سے نکل کر ایک کالا مگرمچھ اس غار میں آتا ہے۔ اور دیر تک غار کی دیوار سے اپنا جسم رگڑتا رہتا ہے۔ اس وقت اس کے جسم سے ایک کالا پتھر ایسا ٹکڑا الگ ہو کر گر پڑتا ہے۔ اگر کوئی اس کالے پتھر کے ٹکڑے کو وہاں سے اٹھا لائے اور اسے پانی میں ڈال کر دونوں لڑکیوں کو پلا دیا جائے تو ان کا جادو ٹوٹ جائے گا اور ان کی یاد داشت واپس آ جائے گی۔ مگر یہ کام اتنا مشکل اور دشوار ہے کہ ہم

میں سے کوئی بھی نہیں کہہ سکتا؟"

ماریا نے غور سے بوڑھے چینی کی ساری بات سُنی۔ پھر بولی۔

"مگر بابا کیا میں بھی غار میں داخل نہیں ہو سکتی؟ میں تو غائب ہوں۔ میرا تو کوئی جسم نہیں ہے"

بوڑھے چینی نے کہا۔

"بیٹی! مجھے شک ہے کہ کہیں تم بھی کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہو جاؤ۔ کیونکہ سیاہ موت کی چٹان میں سے جادو کی ایسی شعاعیں نکلتی ہیں کہ جو جسم اور روح دونوں کو جکڑ لیتی ہیں۔ ہمارے بزرگ کہا کرتے تھے کہ اس چٹان کے قریب سے گزرتی ہوئی کئی بدروحیں چٹان سے ٹکرا کر وہیں چپک گئیں۔ یہ بدروحیں موت کی چٹان کے قریب سے گزر رہی تھیں کہ موت کی چٹان نے انہیں اپنی طرف اتنی زور سے کھینچ لیا کہ وہ وہیں چٹان کے ساتھ چپک کر رہ گئیں۔ اور کہتے ہیں کہ آج تک اسی چٹان سے چپکی ہوئی ہیں۔ اسی لیے اس چٹان کو بدروحوں کی چٹان بھی کہا جاتا ہے۔ اب تم خود ہی فیصلہ کرو کہ کیا تم یہ خطرہ مول لے

سکتی ہو؟"

ماریا نے کہا۔

"مگر بابا یہ ان دونوں معصوم لڑکیوں کی زندگی کا مسئلہ ہے۔ ہم انہیں اس حالت میں بھی نہیں چھوڑ سکتے۔ یہ تو نہ زندہ ہیں نہ مُردہ۔ ان پر کیے گئے جادو کو ختم کر کے ان کی صحت مند زندگی کو واپس لانا ہمارا فرض ہے۔"

بوڑھا چینی چُپ رہا۔ ماریا بولی۔

"خواہ کچھ ہو جائے میں مگرمچھ کی کھال سے نکلا ہوا کالے پتھر کا ٹکڑا ضرور لاؤں گی۔ میں بدروحوں کی چٹان کے غار میں ضرور جاؤں گی"

بوڑھے چینی نے کہا۔

"بیٹی یہ اتنا نیک کام ہے کہ تمہاری اپنی زندگی کا خطرہ ہوتے ہوئے بھی میں تمہاری راہ نہیں روکوں گا۔ میری دعائیں تمہارے ساتھ ہوں گی۔ میں اتنا بوڑھا ہو گیا ہوں کہ تمہارا ساتھ نہیں دے سکتا۔ مگر میں جھیل تک ضرور تمہارے ہمراہ جاؤں گا۔ تم کب جانا چاہتی ہو؟"

ماریا بولی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں چاہتی ہوں کہ آج ہی ہم جھیل کی طرف روانہ ہو جائیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے بارش کے طوفان کے لیے ہمیں کچھ روز وہاں بھی انتظار کرنا پڑے۔"
بوڑھے چینی نے کہا۔
"تو پھر دونوں دلہنوں کو غار میں جا کر دیکھو کہ وہ ٹھیک ہیں؟ اور غار کے اندر ان کے لیے پھل وغیرہ اتنے رکھ دو کہ انہیں ایک مہینے کے لیے کافی ہو۔ پانی غار کے اندر ٹپکتا رہتا ہے۔ وہ پانی آسانی سے پی سکیں گی۔"

ماریا نے اسی وقت جنگل میں جا کر بہت سے پھل اکٹھے کیے اور انہیں لے کر غار کے اندر چلی گئی۔ اس نے دیکھا کہ دونوں لڑکیاں مگرمچھوں کی طرح زمین پر لیٹی ہوئی تھیں۔ ماریاہ نے ان کے آگے پھلوں کے ڈھیر لگا دیے۔ جن کو دیکھ کر وہ ان پر جانوروں کی طرح ٹوٹ پڑیں۔ وہ ماریا کو نہیں دیکھ سکتی تھیں۔ ماریا باہر آ گئی۔ بوڑھا چینی غار کے باہر بیٹھا۔ ماریا نے اسے بتایا کہ دونوں لڑکیاں ٹھیک ہیں۔ مگر مگرمچھوں کی طرح زمین پر پڑی ہیں۔ بوڑھا چینی بولا۔
"جب تک ان کو غار کے کالے مگرمچھ کی کھال

کے ٹکڑے کو پانی میں ڈال کر نہیں پلایا جاتا۔ ان کی حالت ایسی ہی رہے گی۔ یہ اپنے آپ کو مگرمچھ کی داسیاں سمجھتی رہیں گی اور کچھ وقت گزر جانے کے بعد یہ مگرمچھ بن جائیں گی۔"
ماریا اس خیال ہی سے کانپ گئی کہ دو خوبصورت معصوم لڑکیاں مگرمچھ بن جائیں گی۔ اس نے بوڑھے چینی سے کہا۔
"بابا! میں اسی وقت بدروح چٹان والی جھیل کی طرف جانا چاہتی ہوں۔"
چینی بولا۔
"مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے ماریا بیٹی! میں تو تیار بیٹھا ہوں۔ مجھے کاندھے پر بٹھاؤ اور لے چلو۔"
ماریا نے ایسا ہی کیا۔
تھوڑی دیر بعد وہ ملک چین کی سرحد کی طرف اڑی جا رہی تھی اور بوڑھا چینی غیبی حالت میں اس کے کاندھے سے چپکا ہوا تھا۔ ماریا کی رفتار کافی تیز تھی۔ پھر بھی چین ایک بہت بڑا ملک ہے اور اس کی سرحد بہت دور تھی۔ سارا دن وہ آسمان پر اڑتی رہی۔ سورج ڈوب رہا تھا کہ بوڑھے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چینی نے ماریا سے کہا۔

"چین کی سرحد ختم ہو رہی ہے۔ وہ دیکھو دُور جھیل نظر آ رہی ہے"

ماریا نیچے آگئی۔ اس نے دیکھا کہ کافی نیچے ایک جگہ سمندر کے کنارے پہاڑیوں میں گول جھیل پھیلی ہوئی تھی۔ ماریا ذرا اور نیچے آگئی۔

بوڑھے چینی نے خوفزدہ ہو کر کہا۔

"خدا کے لیے زیادہ قریب نہ جانا۔ بدروحوں کی چٹان ہمیں کھینچ لے گی"

ایک ہلکی سی کشش کا احساس ماریا کو بھی ہوا تھا اور یہ واقعی بڑی خطرناک بات تھی۔ ماریا نے جلدی سے اپنے آپ کو ہوا میں اوپر اُٹھا لیا۔ وہ غوطہ لگا کر دوسری طرف کو جھک گئی اور اپنے آپ کو جھیل کے کنارے پر لے آئی۔ اسے غروب ہوتے سورج کی روشنی میں جھیل میں سے ابھری ہوئی سیاہ چٹان نظر آگئی تھی۔

ماریا جھیل کے کنارے اونچے اونچے درختوں اور جنگلی جھاڑیوں کے درمیان اتر پڑی۔ بوڑھے چینی کو بھی اس نے زمین پر اُتار دیا۔

بوڑھا چینی زمین پر آتے ہی ظاہر ہو گیا۔ کہنے لگا۔

"اب رات ہونے والی ہے۔ ہمیں رات کو رہنے کے لیے کوئی ٹھکانہ بنانا چاہیے"

ماریا نے کہا۔

"یہاں تو مجھے کوئی ایسی جگہ نظر نہیں آتی۔ بابا جہاں تم کچھ وقت گزار سکو۔ مگر ہم کسی درخت میں جگہ بنا لیں گے"

چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ ماریا نے ایک گنجان درخت کی شاخوں میں لکڑیاں اور پتے ڈال کر بوڑھے چینی کے لیے بڑا آرام دہ بستر لگا دیا۔ ادھر اُدھر سے پھل بھی توڑ کر لے آئی۔ اس مچان تک جانے کے لیے اس نے درختوں کی شاخوں کی ایک سیڑھی بھی بنا کر لگا دی۔ ضرورت کے وقت یہ سیڑھی نیچے لگا کر بوڑھا چینی اترتا اور مچان پر جانے کے بعد سیڑھی اوپر اٹھا لی جاتی۔

رات بوڑھے چینی نے وہیں درخت کی مچان پر بسر کی۔ ماریا بھی وہیں رہی۔ اس کا دل کئی بار چاہا کہ جا کر چٹان کو دیکھے کہ آخر اس میں سے ایسی کون سی شعاع نکلتی ہے۔ مگر بوڑھے چینی نے اسے وہاں جانے سے منع کیا تھا۔ دوسرے دن ماریا نے بوڑھے چینی سے کہا۔

"بابا! اگر ہم میں سے کسی کو بدروحوں کی چٹان کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پاس نہیں جانا تھا تو پھر ہم یہاں آئے ہی کیوں تھے؟"

چینی نے کہا۔

"بیٹی! میں یہی سوچ کر آیا تھا کہ تمہیں چٹان تک جانے کی اجازت دے دوں گا۔ مگر یہاں آکر میرا دل نہیں کرتا کہ تمہیں موت کی چٹان کے پاس جانے کو کہوں۔ اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو میں ساری زندگی اپنے آپ کو معاف نہ کر سکوں گا"

ماریا بولی۔

"نہیں بابا۔ ایسی بات نہیں ہے۔ ہمیں یہ خطرہ مول لینا ہی ہو گا۔ تم یقین کرو مجھے کچھ نہیں ہو گا"

بوڑھا چینی کہنے لگا۔

"لیکن بیٹی ہمارے بزرگوں کا کہنا ہے کہ یہ چٹان روحوں کو بھی اپنی طرف کھینچ کر انہیں اپنے ساتھ چپکا لیتی ہے۔ کئی بدروحیں اب بھی اس چٹان کے ساتھ چپکی ہوئی ہیں"

ماریا ہنسنے لگی اور کہا۔

"بابا! یہ ساری کہانیاں ہیں۔ داستانیں ہیں۔ بھلا کبھی مقناطیس ہوا کو بھی اپنی طرف کھینچ سکتا

ہے؟ اس چٹان میں جیسی بھی کشش کی شعاعیں ہیں وہ جسم کے لیے ہیں۔ روح کے لیے نہیں ہیں۔ کیونکہ جب روح کا جسم ہی نہیں ہوتا تو وہ اسے اپنی طرف کیسے کھینچے گی۔ اور میرا بھی کوئی جسم نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ مجھے کچھ نہیں ہو گا اور میں طوفانی رات کو مگرمچھ کی کھال کا سیاہ ٹکڑا غار سے لانے میں کامیاب ہو جاؤں گی"

بوڑھا چینی خاموش ہو گیا۔ دو دن کے بعد شام کو آسمان پر بادل جمع ہونے شروع ہو گئے۔ ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں۔ جب سورج غروب ہوا تو بوندا باندی شروع ہو گئی۔ بوڑھا چینی اور ماریا درخت میں بنائے ہوئے مکان میں بیٹھے تھے۔ بوڑھے چینی نے کہا۔

"شاید آج رات طوفان آئے"

ماریا بولی۔

"تب میں آج رات چٹان کے غار میں جاؤں گی کیونکہ اگر یہ طوفانی رات ہوئی تو سیاہ مگرمچھ غار میں ضرور آکر اپنا جسم دیوار کے پتھروں سے رگڑے گا"

بوڑھا چینی کہنے لگا۔

"ماریا بیٹی! میں چاہتا ہوں کہ تم ایک بار پھر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سوچ لو۔ کیونکہ اس میں تمہاری جان جانے کا بہت خطرہ ہے۔"

ماریا ہنس کر بولی۔

"بابا! میں جب ایک بار کوئی فیصلہ کرتی ہوں۔ تو اس سے پیچھے نہیں ہٹا کرتی۔ آپ چاہے کچھ ہو۔ میں بدروحوں کی چٹان کے غار میں ضرور جاؤں گی۔ خدا کرے کہ آج رات طوفان آجائے۔"

اور اس رات سچ مچ بارش کا طوفان آگیا۔ آندھی زیادہ تیز نہیں تھی۔ مگر رات پڑتے ہی چاروں طرف گھُپ اندھیرا چھا گیا اور ایک دم سے زبردست بارش شروع ہو گئی۔ بادل گرج رہے تھے۔ بجلی چمک رہی تھی۔ کڑاکے کے دھماکے گونج رہے تھے۔ درخت جھوم رہے تھے۔ اندھیرے میں بجلی چمکتی تو سیاہ جھیل شیشے کی طرح چمک جاتی۔ موسلا دھار بارش کی جھالریں نظر آنے لگتیں۔ جب بارش کا طوفان اپنے عروج پر تھا اور طوفان کے شور سے کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی تھی تو ماریا نے کہا۔

"بابا! میں چٹان کی طرف جا رہی ہوں۔"

بوڑھے چینی کے منہ سے جیسے اپنے آپ نکل گیا۔

"بیٹی وہاں نہ جاؤ۔"

ماریا نے کہا۔

"بابا! میں اب نہیں رک سکتی۔ میں ایسے کئی خطرناک مقامات سے گزر چکی ہوں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ خطرناک مقام دیکھے ہیں۔ میں جا رہی ہوں۔ تم اسی جگہ پر رہنا۔ ہاں۔ اگر مجھے کچھ ہو گیا تو یہاں سے واپس سُرخ پہاڑی والے غار میں چلے جانا اور جب تک میں نہ آؤں وہاں غار کے باہر رہ کر دونوں لڑکیوں کی حفاظت کرنا۔"

اتنا کہہ کر ماریا شدید بارش اور بادلوں کی کڑک اور بجلی کی چمک میں اڑ گئی۔ وہ سیاہ کالے بادلوں میں سے گزر رہی تھی۔ بجلی اس کے قریب سے چمک کر، تڑپ کر لہرا کر اور کڑک کر گزر جاتی۔ مگر ماریا پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ بادلوں میں سے نکل کر سیاہ جھیل کے اوپر آ گئی۔ اسے اندھیرے میں دُور نیچے کالی بدروحوں کی چٹان نظر آ رہی تھی۔ ماریا اس کے اوپر اُترنے کی بجائے اس کے پہلو کی طرف ہو گئی۔ اس نے چٹان سے کافی دُور رہتے ہوئے اس کے اردگرد دائرے کی شکل میں چکر لگانے شروع کر دیئے۔ وہ چٹان کے قریب ابھی نہیں جانا چاہتی تھی۔ اسے طوفانی بارش میں جھیل کے اندر سے کالے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مگرمچھ کے نکلنے کا انتظار تھا۔

بارش بڑی تیز ہو رہی تھی۔ بادل یوں گرج رہے تھے جیسے ابھی پھٹ پڑیں گے۔ بجلی رہ رہ کر چمک کر جھیل کو روشن کر رہی تھی۔ ماریا جھیل کے اوپر چٹان سے دور ہو کر فضا میں کھڑی ہو گئی۔ اس کی نگاہیں نیچے جھیل کی سطح پر لگی تھیں۔ بارش اور ہوا کی وجہ سے جھیل کی سطح پر لہریں ابھر رہی تھیں۔ اور ایک دوسرے سے ٹکرا رہی تھیں۔ اچانک ماریا نے دیکھا کہ جھیل کی لہروں میں سے کوئی کالی شے باہر سر نکال کر چٹان کی طرف بڑھ رہی ہے۔ ماریا پیچھے آ گئی۔ یہ کالا مگرمچھ تھا۔ کالا مگرمچھ منہ کھولے دانت نکالے جھیل کی لہروں کو کاٹتا ہوا چٹان کی طرف بڑھ رہا تھا۔

ماریا کے دل میں ہلچل مچ گئی۔ مگرمچھ تھوڑی دیر میں چٹان کے غار میں جا کر اپنا جسم غار کی دیوار کے پتھروں سے رگڑے گا اور اس کے جسم کی کھال کا ایک ٹکڑا الگ ہو کر نیچے گرے گا۔ اسی کالے ٹکڑے میں ماشان کی بہن ماگی اور دوسری چینی لڑکی کے جادو کا توڑ چھپا ہوا ہے۔ وہ اسے ہر قیمت پر حاصل کرے گی۔ ماریا کا دل بے تاب تھا۔ وہ مگرمچھ کے ساتھ ساتھ چٹان کی طرف بڑھنے لگی۔ مگرمچھ تیزی سے بڑھتا ہوا چٹان پر چڑھ گیا۔ اس پر چٹان کی ہلاکت

والی شعاعوں کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ اس سے بھی ماریا کو کا حوصلہ ملا۔ اس کو یقین تھا کہ اس پر بھی بد روحوں کی چٹان کی شعاعوں کا کوئی اثر نہیں ہو گا۔

مگرمچھ چٹان کی غار میں داخل ہو گیا۔ بجلی چمکی، بادل زور سے کڑکا۔ ماریا نے بجلی کی روشنی میں مگرمچھ کو غار کے اندر دیوار کے ساتھ اپنے جسم کو رگڑتے دیکھا تو وہ بے چین ہو گئی۔ اس نے آہستہ آہستہ چٹان کے غار کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ جونہی وہ ایک خاص حد پر پہنچی اس کے جسم کو جھٹکا لگا۔ جیسے کسی نے اسے اپنی طرف زور سے کھینچا ہو۔ ماریا تیزی سے نیچے کو غوطہ لگا گئی۔ وہ جھیل کی سطح سے ٹکرا کر جھیل کے پانی کے اندر چلی گئی۔ اس کا شعاعوں والا جسم ابھی تک سنسنا رہا تھا۔ وہ تیزی سے جھیل سے باہر آ گئی۔ اس نے مگرمچھ کو غار سے نکل کر جھیل میں چھلانگ لگاتے دیکھا تو سمجھ گئی کہ مگرمچھ غار میں اپنے جسم کی کھال کا ٹکڑا پھینک کر واپس جھیل میں جا رہا ہے۔

ماریا ایک بار پھر فضا میں بلند ہو گئی۔ وہ کافی اوپر چلی گئی۔ بادلوں کے درمیان میں آ کر ماریا نے نیچے کو غوطہ لگایا اور چٹان کے پہلو سے ہو کر تیزی سے گزر گئی۔ مگر وہ ابھی تک بد روحوں کی چٹان کی کشش کی حد سے دور تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماریا آگے جاکر واپس مڑی اور چٹان کی طرف تیزی سے بڑھی۔ وہ جھیل کی سطح کے بالکل ساتھ لگ کر چٹان کے غار کی طرف جارہی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ شاید چٹان کے پیچھے جھیل کی سطح پر چٹان کی خطرناک شعاعیں نہیں ہوں گی۔ مگر یہ اس کی بھول تھی۔ یہاں بھی چٹان کی زبردست شعاعیں پڑ رہی تھیں۔ جونہی ماریا نے ایک مدپار کی تو وہ چٹان کی شعاعوں کی زد میں آگئی۔

اس کو جیسے کسی نے اوپر اچھالا۔ پھر نیچے گرایا اور اس کے بعد اسے کھینچنا شروع کر دیا۔ ماریا سمجھ گئی کہ چٹان اسے کھینچ رہی ہے۔ ماریا نے اپنا پورا زور لگا کر اوپر کو غوطہ لگانا چاہا۔ مگر وہ ایسا نہ کر سکی۔ اس نے نیچے غوطہ لگایا اور اپنے آپ کو جھیل کے پانی میں گرانے کی سر توڑ کوشش کی۔ مگر وہ اس میں بھی ناکام رہی۔ چٹان کی کشش کی رفتار ایک دم سے تیز ہو گئی اور ماریا ایک جھپاکے کے ساتھ بڑے زور سے بدروحوں کی چٹان کے ساتھ ٹکرا گئی۔

ماریا کو یقین تھا کہ جب وہ اتنے زور کے ساتھ چٹان سے ٹکرائے گی تو ضرور اس دباؤ کی وجہ سے اوپر کو اچھلے گی۔ جونہی وہ اوپر کو اچھلے گی۔ وہ فضا میں بلند ہو جائے گی۔

مگر ایسا نہ ہوا۔ چٹان سے ٹکراتے ہی ماریا چٹان کے ساتھ چپک گئی۔ اس نے اپنے آپ کو چٹان سے الگ کرنے کی کوشش کی تو وہ اور زیادہ شدت سے چٹان کی پتھریلی سطح سے چپکتی چلی گئی۔ ماریا ابھی اس مصیبت سے سنبھلنے نہ پائی تھی کہ ایک اور مصیبت نازل ہو گئی۔ ماریا چٹان سے ٹکرائی تو اسے ایک بھیانک اور مکروہ آواز سنائی دیا۔ پھر اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے کاندھے بھاری ہو رہے ہیں۔ وہی بھیانک مکروہ آواز پھر سنائی دی۔ یہ آواز ایسی تھی جیسے کوئی شخص شدید تکلیف میں اچانک بلبلا اٹھا ہو اور پھر آہستہ آہستہ کراہ کر چپ ہو گیا ہو۔ ماریا نے ایسی رونگٹے کھڑے کر دینے والی آواز پہلے شاید کبھی نہیں سنی تھی۔

اس کے کاندھوں پر بوجھ بڑھ رہا تھا۔ ماریا نے چیخ کر بولنا چاہا مگر اس کی آواز بڑی کمزور سی ہو کر اس کے منہ سے نکلی۔ اس نے کہا۔

"تم کون ہو؟ پیچھے ہٹ جاؤ۔ پرے ہٹ جاؤ"

اس کے جواب میں وہی مکروہ آواز بلند ہوئی۔

"نہیں چھوڑوں گا۔ نہیں چھوڑوں گا"

اس کے ساتھ ہی پھر ویسی ہی شدید اذیت والی چیخ بلند ہوئی اور ایک تکلیف دہ کراہ کے بعد وہ چپ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہو گئی۔ ماریا کی آواز بھی کمزور پڑنے لگی۔ اس کا گلا جیسے بیٹھ گیا۔ وہ اب آواز کے ساتھ نہیں بول سکتی تھی۔ اس کے حلق سے کھرکھڑاہٹ ایسی آواز نکل رہی تھی۔

وہ کہہ رہی تھی۔

"مجھے چھوڑ دو۔ تم کون ہو۔ کون ہو؟ کون ہو؟"

مکروہ آواز نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں جھینگو ہوں۔ شمشان کی بدروح جھینگو ہوں۔ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔ تیری بدروح میری بدروح میں گم ہو گئی ہے۔"

جھینگو بدروح کی پھر چیخ بلند ہوئی۔ ماریا نے اپنے ذہن کا جائزہ لیا۔ ابھی تک اسے یاد تھا کہ وہ ماریا ہے اور ماشان کی بہن ماگی کا سراغ لگانے سرائے سے نکلی تھی کہ بوڑھے چینی کے ساتھ یہاں آکر اس چٹان کے ساتھ چپک کر رہ گئی ہے۔ اب اسے یاد آیا کہ بوڑھے چینی نے ٹھیک کہا تھا کہ چٹان کے ساتھ بدروحیں بھی چپکی ہوئی ہیں۔ یہ بھی کوئی چپکی ہوئی بدروح تھی جو ماریا سے چمٹ گئی تھی۔ مگر وہ اس سے کیوں چمٹی تھی؟ ماریا کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا۔ اسے محسوس ہونے لگا کہ اس کا ذہن آہستہ آہستہ سو رہا ہے۔ اس کے کندھوں

پر بوجھ ویسے کا ویسا ہی تھا۔ ماریا کی آواز بند ہو گئی تھی۔ صرف سرگوشی میں ہی بات کر سکتی تھی۔ اس کے جواب میں جب جھینگو کی بدروح بولتی تو ماریا کو محسوس ہوتا کہ وہ اس کے اندر سے بول رہا ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ بدروح سچ مچ اس کے جسم میں داخل ہو گئی تھی۔

ماریا نے سرگوشی ایسی آواز میں جھینگو بدروح سے کہا۔

"جب تم بھی میری طرح چٹان سے چپکے ہوئے ہو تو میرے کاندھوں پر کیوں سوار ہوئے ہو؟"

جھینگو بدروح بولی۔

"ہوں ہوں ہوں۔ تمہاری وجہ سے مجھے اس موت کی منحوس چٹان سے نجات مل رہی ہے۔ ہی ہی ہا ہا ہا — میں اب یہاں سے آزاد ہو جاؤں گا۔ چٹان کے جادو کا اثر اب مجھ پر نہیں رہے گا۔ مگر میں تمہاری روح میں گھس کر تمہیں ساتھ لے کر جاؤں گا۔"

اور جھینگو بدروح نے ایک اور مکروہ قہقہہ لگایا۔ اس بار اس کے قہقہے میں اذیت اور تکلیف کی بجائے خوشی اور فتح کی جھلک تھی۔ ماریا سمجھ گئی کہ ابھی تک تو وہ اس بدروح کے قبضے میں آچکی ہے اور فی الحال اس کا اس بدروح کے چنگل سے نکلنا تقریباً ناممکن ہے۔ ابھی ماریا کے ہوش و حواس اور یادداشت بھی قائم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھی۔ اس نے سوچا کہ کیوں نہ بد روح سے مدد لینے کی کوشش کی جائے۔ ماریا نے سرگوشی میں کہا،

"میں تمہاری منت کرتی ہوں۔ ایک کام مجھے کر دو۔ پھر تم جو کہو گے میں وہی کروں گی۔"

ججنگو بد روح نے غراتے ہوئے کہا۔

"بولو۔ تم کیا چاہتی ہو؟"

ماریا نے اسے بتایا کہ "اس چٹان کے غار میں مگرمچھ کی کھال کا ایک چھوٹا سا کالا ٹکڑا پڑا ہے۔ میں وہ کالا ٹکڑا جھیل کے پار درخت پر بیٹھے بوڑھے چینی کو دے دینا چاہتی ہوں۔ بس اتنا سا کام ہے۔"

ججنگو بد روح نے کہا۔

"میں خود یہ کام کرتا ہوں۔ تم تو میرے قبضے میں ہو۔ تم کچھ نہیں کر سکتیں۔ مگر تمہاری خاطر میں یہ کام کر دوں گا۔"

اس کے ساتھ ہی ماریا نے محسوس کیا کہ وہ چٹان سے الگ ہو گئی ہے۔ مگر الگ ہوتے ہی اسے محسوس ہوا کہ وہ پہلے سے بوجھل اور بھاری ہو گئی ہے۔ اس کے کاندھے یوں بھاری تھے جیسے ان پر کوئی بیٹھا ہوا ہو۔ ماریا نے بولنا چاہا مگر اس کی آواز دب گئی۔ ججنگو بد روح ماریا کے پاؤں پر چلتی غار میں داخل

گئی۔ غار میں ایک جگہ سیاہ مگرمچھ کی کھال کا کالا ٹکڑا ـــــ طرف پڑا تھا۔ ججنگو بد روح نے ماریا کے ہاتھوں کالا ٹکڑا ایا اور پوچھا۔

"کیا یہ وہ کالا ٹکڑا ہے کھال کا؟"

ماریا نے ججنگو بد روح کی آنکھوں سے کالے پتھر نما ٹکڑے دیکھ کر جیسے خواب ایسی آواز میں کہا۔

"ہاں یہی ہے وہ ٹکڑا۔ اب جھیل کے پار چلو۔"

ماریا بالکل نہیں اڑ رہی تھی۔ اسے ججنگو بد روح اڑا رہی تھی۔ یا کو لے کر بد روح جھیل کے کنارے درخت پر آ گئی۔ یہاں ب بوڑھا چینی بارش سے چھپا بیٹھا تھا۔ ماریا نے اس کے کان کے ب جا کر کہا۔

"بابا! میں آ گئی ہوں۔"

بوڑھے چینی نے چونک کر آواز کی سمت میں دیکھا اور کہا۔

"ماریا بیٹی یہ تم ہو؟ شکر ہے تم صحیح سلامت آ گئیں۔ مگرمچھ کی کھال کا ٹکڑا مل گیا کیا؟"

ماریا نے مگرمچھ کی کھال کا ٹکڑا بوڑھے چینی کی جھولی میں رکھ ا اور کہا۔ "بابا! کاشان شہر کی سرائے میں ماشان نام کا نوجوان رہ رہا ہے۔ وہ ان دو دلہنوں میں سے ایک کا بھائی ہے۔ اس لڑکی کا ام ماگی ہے۔ اسے اس کے بھائی کے پاس پہنچا دینا۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بوڑھے چینی نے پریشان ہو کر کہا۔

"بیٹی تیری آواز کو کیا ہو گیا ہے؟"

اس کے ساتھ ہی جھینگو بدروح کی مکروہ آواز بلند ہوئی۔

"میں ماریا نہیں جھینگو بدروح ہوں۔"

اور جھینگو بدروح قہقہہ لگاتی ہوئی ماریا کو لے کر بارش میں بھیگتے درخت سے اڑ گئی۔ بوڑھا چینی اپنا سر تھام کر رہ گیا۔ وہ سمجھ گیا کہ ماریا کو چٹان کی بدروحوں میں سے کوئی بدروح چمٹ گئی ہے اور اب یہ بدروح جو چاہے گی اس سے کروائے گی۔ جہاں چاہے گی اسے لیے لیے پھرے گی۔ بوڑھے چینی کو بے حد افسوس ہوا کہ اس نے ماریا کو چٹان کی طرف کیوں جانے دیا۔ مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ جو ہونا تھا ہو چکا تھا۔ لیکن بوڑھے چینی نے ایک عمر ایسے لوگوں میں گزاری تھی جن کا کام ہی جادو ٹونہ کرنا اور کالے عمل کرنا تھا۔ اسے خیال آیا کہ کاشان شہر میں ایک ایسی عورت رہتی ہے جو کالا علم جانتی ہے اور بدروحوں کو قابو کرتی ہے۔ کیوں نہ اس سے مل کر ماریا کو جھینگو بدروح سے نجات دلائی جائے۔ اس نے مگرمچھ کی کھال کا سیاہ ٹکڑا اٹھا کر جیب میں سنبھال کر رکھ لیا۔ اور صبح ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

جب صبح ہو گئی اور بارش کا طوفان بھی ختم گیا تو بوڑھا چینی

رخت والی چٹان سے نیچے اتر آیا۔ سب سے پہلے اسے سرخ
اڑ کے غار میں بند دونوں لڑکیوں کے طلسم کو توڑنا اور انہیں
ن کے گھروں میں پہنچانا تھا۔ وہ جنگل میں سرخ پہاڑ کی طرف
ل پڑا۔ سفر کافی لمبا تھا۔ ماریا تو اسے اڑا کر وہاں لے آئی
ی۔ وہ تمام راستوں سے واقف تھا۔ جنگل ختم ہوا تو ایک گاؤں سے
ے ایک قافلہ مل گیا جو کاشان شہر کی طرف جا رہا تھا۔ بوڑھا چینی
س قافلے میں شامل ہو گیا۔ سارا دن قافلہ صحراؤں سے گزرتا رہا۔
رات ایک جگہ قافلے نے آرام کیا۔ دوسرے دن پھر سفر شروع
ہو گیا۔

دوپہر کے بعد دور سے کاشان شہر کی فصیل اور اونچے ڈھلانی
مکان نظر آنے لگے۔ بوڑھا چینی سرخ پہاڑ کے قریب قافلے سے
الگ ہو گیا۔ اس نے مٹی کا پیالہ ایک آدمی سے لے لیا تھا۔ وہ
سیدھا غار کے پاس آ گیا۔ اب مصیبت یہ ہوئی کہ غار کو ماریا
نے بھاری پتھر سے بند کر دیا تھا۔ اس پتھر کو بوڑھا چینی اپنی
جگہ سے زرا سا ہلا بھی نہیں سکتا تھا۔ پریشان ہو کر ادھر ادھر
دیکھنے لگا۔ غار میں جانے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ وہ پہاڑ کے
اوپر چڑھ گیا۔ اس کی نگاہ ایک پتھر پر پڑی۔ اس پتھر کے
نیچے اسے سوراخ سا نظر آیا۔ بوڑھے چینی نے اس پتھر کو ہٹایا
تو نیچے ایک سوراخ تھا۔ وہ جلدی جلدی دوسرے پتھروں کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہٹانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہاں ایک سیڑھی نکل آئی جو پتھروں کو کاٹ کر بنائی گئی تھی اور نیچے غار میں جاتی تھی۔ بوڑھا چینی نیچے اتر کر غار میں آگیا۔ اس نے دیکھا کہ دونوں داسیاں، دونوں لڑکیاں اسی طرح زمین پر مگرمچھ کی طرح لیٹی ہوئی تھیں۔ بوڑھے چینی کو دیکھ کر وہ بول پڑیں۔

"ہمیں مگر دیوتا پر قربان کر دو۔ ہم مگر دیوتا کی داسیاں ہیں۔"

بوڑھے چینی نے کہا۔

"مگر دیوتا تمہیں لینے آرہا ہے۔"

اور وہ اس جگہ آگیا جہاں غار کی چھت سے پانی ٹپک رہا تھا۔ اس نے مگرمچھ کی کھال کا ٹکڑا پیالے میں ڈالا اور پیالا پانی کی دھار کے نیچے رکھ دیا۔ جب پیالے میں پانی بھر گیا تو اس نے مگرمچھ کی کھال کو ہلایا اور باری باری دونوں لڑکیوں کو وہ پانی پلا دیا۔ پانی پی کر دونوں لڑکیوں نے ایک دوسری کو اور پھر بوڑھے چینی کو حیرانی سے دیکھا۔

آگے کیا ہوا جاننے کے لئے

قسط نمبر ۱۶۷ "جیگو کی بدروح" پڑھیے۔

انکل اے حمید صاحب۔ السلام علیکم

آپ کو پہلی مرتبہ خط لکھ رہا ہوں۔ ایک بات پوچھوں جس کا جواب آپ نے سچ دینا ہے وہ یہ کہ عنبر ناگ ماریا کیٹی کی سیریز واقعی سچی کہانیاں ہیں۔ اس کہانی میں نیا کردار جس کا نام تھیوسانگ ہے۔ کیا واقعی اس کی جان اپنی چھوٹی انگلی میں ہے۔ کیا عنبر بھائی ایک بادشاہ کا بیٹا ہے۔

میرے ساتھ اور بھی ساتھی ہیں جو کہتے ہیں کہ یہ سچی کہانی نہیں ہے۔ میں نے آپ کے ناول ایک سے لے کر ۱۲۳ تک پڑھے اور یہ بھی کہہ دیں کہ عنبر ناگ کی کتنی قسط باقی ہیں۔

ایس کیوز می سر۔ اگر کوئی غلطی ہو تو معاف فرمائیں کیونکہ بڑے چھوٹوں کو معاف کر دیتے ہیں۔ آپ کا شوقین کہانیاں پڑھنے والا۔ والسلام

مقصود احمد معرفت منظور احمد شیخ مکان نمبر ۱۴۷۱ گلی امام دین۔ ملتان شہر۔

پیارے انکل اے حمید السلام علیکم!

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ بڑے عرصے بعد آپ کو خط لکھ رہی ہوں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس عرصے میں میں نے آپ کے ناول نہیں پڑھے۔ بلکہ میں تو باقاعدگی سے آپ کے ناول پڑھتی رہی ہوں

اس ماہ کے ناول: "علمی کتاب"، "مردہ دیوتا اور کنکھجورا عورت" پڑھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عنبر ناگ ماریا کیپٹن اور خلا میں

اے حمید

نیا مکتبہ اقرأ
۱۴- بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور-۸

PDFBOOKSFREE.PK